(مختصر)

مسنون

حج و عمرہ

حضرت ڈاکٹر مفتی عبد الواحد صاحب دامت برکاتہم

☆ دار الافتاء والتحقیق لاہور

ناشر

جامعہ دار التقویٰ

جامع مسجد الہلال چوبرجی پارک لاہور

عرض مؤلف

بسم الله حامدا و مصليا

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ انہوں نے اس ناچیز کو مسنون حج و عمرہ کے نام سے کتاب ترتیب دینے کی توفیق دی۔ اس کتاب کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث سے یا صحابہ اور کبار تابعین کے آثار سے صراحت کے ساتھ حج وعمرہ سے متعلق ہدایات ذکر ہو جائیں پھر اس میں جدید مسائل کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

یہ کتابچہ اسی کتاب کا اختصار ہے۔ جن کو دلچسپی ہو وہ اصل کتاب کی طرف رجوع کر سکتے ہیں جو مجلس نشریات اسلام کراچی نے شائع کی ہے۔ ارباب دار التقویٰ (ٹرسٹ) کی خواہش اس کتابچہ کی تحریر کا باعث بنی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب سے دین کا صحیح کام لیتے رہیں۔

عبدالواحد
رجب 1428ھ

عرضِ ثانی

اس نئے ایڈیشن میں جامعہ دار التقویٰ کے احباب ہی کے تقاضے پر دار الافتاء کے رفقاء نے اپنے طور پر حج وعمرہ کی موقع بموقع دعاؤں کا اضافہ بھی کیا ہے۔ نیز انہوں نے اس میں سے عمرے سے متعلق مواد کو بھی الگ کر کے شائع کیا ہے جو مسنون عمرہ (قدم بقدم) کے نام سے دستیاب ہے۔

اللہ رب العزت ہماری سب محنتوں کو نافع اور اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔ آمین

عبدالواحد

رجب 1438ھ

فہرست

باب:1 حج کی بنیادی معلومات 9

حج کے فرض ہونے کی چند اہم شرائط 13

حج کی قسمیں 15

رسول اللہ ﷺ نے قران کیا تھا 16

سفر کی دعائیں 17

باب:2 احرام کی تیاری 34

احرام باندھنے کے لیے دو کام 37

باب:3 احرام باندھنے کے بعد آپ کیا کریں 42

پہلا کام: تلبیہ کو بار بار کہنا 42

دوسرا کام: احرام کی پابندیاں پوری کرنا	44
باب:4 احرام میں مکروہ اور جائز کام	56
مکروہ کام	56
جائز کام	59
باب:5 مکہ مکرمہ کو روانگی اور میقات سے گزرنا	61
باب:6 حرم، مکہ مکرمہ اور مسجد حرام میں داخلہ	67
باب:7 عمرہ کا بیان	74
طواف کی تفصیل	75
طواف کا طریقہ	79
سعی کی تفصیل	97
سعی کا طریقہ	99

بال منڈوانا یا کتروانا 110

باب:8 عمرہ سے فارغ ہوکر کیا کریں 112

باب:9 عمرہ سے فارغ ہوکر حج سے پہلے مدینہ منورہ

جانے والے واپسی میں کونسا احرام باندھیں 114

باب:10 حج کا بیان 116

پہلا دن......8 ذوالحجہ کے کام 117

دوسرا دن...... 9 ذوالحجہ کے کام 120

عرفات کی دعائیں 124

تیسرا دن...... 10 ذوالحجہ کے کام 138

رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب 150

چوتھا دن...... 11 ذوالحجہ کے کام 158

پانچواں دن......12 ذوالحجہ کے کام	161
چھٹا دن...... 13 ذوالحجہ کے کام	162
باب:11 حج قران اور حج افراد	169
باب:12 حج کے واجبات اور ان کے ترک پر جزاء	172
باب:13 منیٰ میں حاجی پوری نماز پڑھے یا قصر پڑھے	180
باب:14 حج وعمرہ سے متعلق عورتوں کے مسائل	182
باب:15 حائضہ کے لیے حج وعمرہ کے مسائل	186
باب:16 بچے کے حج وعمرہ کے مسائل	192
باب:17 حج وعمرہ سے متعلق بیمار کے مسائل	195
باب:18 حج بدل یعنی دوسرے شخص سے حج کرانا	199
باب:19 حج وعمرہ کرنے والوں کے نماز کے مسائل	205
ہوائی جہاز میں نماز	205

عورتوں کا مسجد حرام یا مسجد نبوی میں جا کر
باجماعت نماز پڑھنا 207
عورتوں کا مردوں کی صف میں کھڑے ہو کر
یا ان سے آگے ہو کر باجماعت نماز پڑھنا 208
باب:20 احصار 213
باب:21 عمرہ سے متعلق مزید احکام 216
باب:22 شروع رمضان میں مکہ مکرمہ جانے والے
کے یا آخر رمضان میں مکہ مکرمہ سے آنے
والے کے روزے کا حکم 218
باب:23 مدینہ منورہ کی زیارت کے چند مسائل 221
باب:24 آب زمزم 233
باب:25 قابل ذکر مقامات 238

باب:1

حج کی بنیادی معلومات

حج کے فضائل

i- عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَیُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ. (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سے عمل کی سب سے زیادہ فضیلت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان

رکھنا۔ پوچھا گیا کہ پھر کونسا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد۔ پوچھا گیا پھر کونسا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا مقبول حج۔

ii- عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ أُمُّهٗ. (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے محض اللہ کی رضا کے لئے حج کیا اور نہ کوئی بے حیائی کی بات کی اور نہ ہی کوئی گناہ کا کام کیا تو وہ (اپنے گھر کو واپس) پلٹتا ہے اس دن کی سی حالت میں جس میں اس کی ماں نے اس کو جنا تھا (یعنی گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہوکر)۔

iii- عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ......

اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ.

(بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقبول حج کی جزا تو صرف جنت ہے۔

حج ایک فریضہ ہے جو عمر میں ایک دفعہ فرض ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ یَااَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ. (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا اے لوگو تم پر حج فرض کیا گیا ہے تو تم

حج کرو۔ ایک شخص (اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے اور پوچھا اے اللہ کے رسول کیا (آپ ہمیں) ہر سال (حج کرنے کا حکم دیتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ ان صاحب نے اپنا سوال تین مرتبہ دہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا (اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی بھی حاصل ہو جاتی) تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا حالانکہ تم میں اس کی طاقت ہی نہ ہوتی (غرض حج تم پر عمر میں صرف ایک ہی دفعہ فرض ہے)۔

فرض ہونے پر حج جلدی ادا کرنا چاہئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تَعَجَّلُوْا إِلَى الْحَجِّ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِىْ مَا يَعْرِضُ لَهُ. (احمد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا (فرض ہونے کے بعد) حج کیلئے جلدی کرو کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ (آئندہ) اس کو کیا (رکاوٹ) پیش آجائے۔

حج کے فرض ہونے کی چند اہم شرائط

1-حج کا خرچہ ہونا(1)
2-عاقل وبالغ ہونا(2)

حج کے وجوب ادا کی شرائط

بعض اوقات ایک شخص عاقل وبالغ بھی ہوتا ہے اور اس کے پاس حج کا خرچہ بھی ہوتا ہے۔ اس سے اس شخص پر حج واجب تو ہوجاتا ہے لیکن ابھی کچھ ایسی شرائط باقی رہتی ہیں جن کے بغیر وہ حج کو ادا نہیں کرسکتا مثلاً:

1- عورت کو محرم مل جائے۔(3)

2- عورت عدت میں تھی اس سے فارغ ہو جائے۔(4)
3- آدمی سخت بیمار تھا اس سے صحت یاب ہو جائے۔(5)
4- قید وغیرہ سرکاری ممانعت ختم ہو جائے۔(6)

اگر یہ شرائط پائی جائیں تو آدمی اپنا حج خود کرے اور اگر یہ شرائط نہ پائی جائیں اور زندگی میں حج ہوتا نظر نہ آئے تو وصیت کر دے کہ کوئی دوسرا اس کی طرف سے حج کر دے۔ البتہ اگر آدمی ایسا بیمار ہو جائے کہ اب اس میں امید نہ ہو کہ وہ کبھی خود حج کر سکے گا تو اپنی زندگی میں بھی دوسرے سے حج کروا سکتا ہے۔

آپ کونسا حج کریں

یہ طے ہو جانے کے بعد کہ اب آپ کو حج پر جانا ہے اور حج کی تاریخ مل گئی ہے سب سے پہلا مرحلہ یہ

ہے کہ یہ طے کیا جائے کہ آپ نے کونسا حج کرنا ہے۔

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں جو حج کے ساتھ عمرہ کو ملانے یا نہ ملانے سے بنتی ہیں:

1- اگر آپ صرف حج کا احرام باندھیں اور صرف حج کی نیت کریں عمرہ کو حج کے ساتھ نہ ملائیں تو یہ حج افراد کہلاتا ہے۔

2- اگر آپ حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھیں اور دونوں کی اکٹھی نیت کریں تو یہ حجِ قران کہلاتا ہے۔

3- اور اگر آپ پاکستان سے صرف عمرہ کا احرام

باندھ کر جائیں اور عمرہ کر کے احرام سے فارغ ہو
جائیں اور پھر 8 ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ سے حج کا احرام
باندھ کر حج کریں تو یہ حج تمتع کہلاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے قِران کیا تھا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِوَادِی الْعَقِیْقِ یَقُوْلُ أَتَانِی اللَّیْلَةَ آتٍ مِنْ رَّبِّیْ فَقَالَ صَلِّ فِیْ هٰذَا الْوَادِی الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِیْ حَجَّةٍ (بخاری و احمد)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے (مدینہ منورہ سے چار میل دور) وادی عقیق میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آج رات میرے رب کی طرف سے میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا آپ اس

مبارک وادی میں (دو رکعت) نماز پڑھیے اور (احرام باندھنے کے لئے یہ) کہئے عمرہ سمیت حج (یعنی یہ کہ میں قران کی نیت کرتا ہوں)۔

عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَرَنَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. (احمد)

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے قران کیا تھا۔

افضلیت میں ترتیب:

سب سے افضل قران ہے پھر تمتع ہے پھر افراد ہے۔

سفر شروع کرتے وقت حضور ﷺ کی چند دعائیں

1- سفر شروع کرنے سے پہلے اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل پڑھ کر گھر سے نکلیں۔ (ابوداؤد)

2- اَللّٰھُمَّ بِکَ أَصُوْلُ وَبِکَ أَحُوْلُ وَبِکَ أَسِیْرُ. (مسند احمد)

یا اللہ! میں تیری مدد سے (تیرے دشمنوں پر) حملہ کرتا ہوں اور میں تیری مدد سے تدبیر کرتا ہوں اور میں تیری مدد سے سفر کرتا ہوں۔

3- اَللّٰھُمَّ بِکَ انْتَشَرْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَرَجَائِیْ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَا ھَمَّنِیْ وَمَا لَا اَھْتَمُّ بِہٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِیْ التَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَجِّھْنِیْ لِلْخَیْرِ حَیْثُمَا تَوَجَّھْتُ.

(کتاب الدعاء للطبرانی)

یا اللہ! میں تیری ہی مدد سے نکلا اور میں نے تیری ہی طرف توجہ کی اور تیرا ہی سہارا لیا۔ یا اللہ! تجھ پر مجھے بھروسہ ہے اور تجھ ہی سے میری تمام امیدیں وابستہ ہیں۔ یا اللہ! تو ان تمام چیزوں کے لیے کافی ہو جا جن کا مجھے غم ہے اور جن کی طرف میری توجہ نہیں اور جن چیزوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ یا اللہ! مجھے تقویٰ کی دولت عطا فرما اور میرے تمام گناہوں کو معاف فرما اور میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے خیر کی طرف متوجہ رکھ۔

گھر سے نکلتے وقت حضور ﷺ کی دعائیں

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (ابو داؤد)

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے نکلتا ہوں۔ برائی سے بچنے اور بھلائی کرنے کی طاقت

اللہ تعالیٰ ہی سے ملتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ اَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ. (ابو داؤد)

یا اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں گمراہ ہونے سے یا گمراہ کیے جانے سے اور پھسلنے سے یا پھسلا دیئے جانے سے اور ظلم کرنے سے یا ظلم کیے جانے سے اور اس بات سے کہ میں جہالت کا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جائے۔

آمَنْتُ بِاللّٰهِ اعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (مسند احمد)

میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ کا سہارا لیا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ بُرائی سے بچنے اور بھلائی کرنے کی

طاقت اللہ سے ہی ملتی ہے۔

گھر والوں سے رخصت ہوتے وقت حضور ﷺ کی دعاء

اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تَضِیعُ وَدَائِعُهٗ.

(الاذکار النوویة للنووی)

میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں جس کے حوالہ کی ہوئی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔

حاجی کو رخصت کرنے کی دعاء

زَوَّدَکَ اللّٰهُ التَّقْوٰی وَوَجَّهَکَ فِیْ الْخَیْرِ وَکَفَاکَ الْهَمَّ. (الاذکار النوویة للنووی)

اللہ تمہیں تقویٰ کی دولت سے مالا مال فرمائے اور تمہاری توجہ بھلائی کے کاموں کی طرف رکھے اور

مشکلات میں تمہارے کے لیے کافی ہو جائے۔

سواری پر سوار ہونے کی دعاء

جب سواری پر پہلا قدم رکھیں تو ''بِسْمِ اللّٰهِ'' تین بار پڑھیں۔ جب سواری پر بیٹھ جائیں تو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہیں اور یہ دعاء پڑھیں:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.

(الاذکار النوویة للنووی)

پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور ہم اپنے رب کے پاس لوٹ کر جائیں گے۔

اس کے بعد ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' تین بار پڑھیں۔

پھر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" تین بار پڑھیں۔

پھر یہ دعاء پڑھیں:

سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

(مسند احمد)

(یا اللہ!) تو پاک ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں بے شک میں نے (گناہ کرکے) اپنے اوپر ظلم کیا، تو مجھے معاف فرما کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں۔

اس دعاء کے بعد حضور ﷺ اور حضرت علیؓ سے مسکرانا بھی منقول ہے۔

سواری پر بیٹھنے کے بعد حضور ﷺ کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْویٰ وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضیٰ. اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِیْ السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِیْ الْاَھْلِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِیْ الْمَالِ وَ الْاَھْلِ.

(الاذکار النوویۃ للنووی)

یا اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی، پرہیز گاری اور پسندیدہ اعمال کرنے کی توفیق مانگتے ہیں۔ یا اللہ! ہمارے اس سفر میں آسانی فرما اور اس کی دوری کو کم فرما۔ یا اللہ! سفر میں تو ہمارا ساتھی اور گھر بار میں ہمارا قائم مقام ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور پریشان کن

منظر اور واپسی میں مال اور گھر والوں کی بُری حالت سے پناہ مانگتا ہوں۔

بحری جہاز یا کشتی میں سوار ہوتے وقت حضور ﷺ کی دعاء

بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖهَا وَ مُرۡسٰهَا اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ وَّمَا قَدَرُوۡا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ وَالۡاَرۡضُ جَمِیۡعًا قَبۡضَتُهٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطۡوِیّٰتٌ بِیَمِیۡنِهٖ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ.

(عمل الیوم واللیلة لابن السنی)

کشتی کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اللہ ہی کے نام سے ہے، یقیناً میرا رب بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔ اور ان لوگوں نے اللہ کی اس طرح عظمت نہ کی جیسی کرنی

چاہیے تھی اور ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے وہ ان کے شرک سے پاک وبرتر ہے۔

جب سواری کو ٹھوکر لگے یا پھسل جائے تو ''بِسْمِ اللّٰہِ'' پڑھیں۔

(عمل الیوم واللیلہ لابن السنی)

سفر کی حالت میں رات کے وقت قیام کی دعاء

یَا اَرْضُ! رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا فِیْکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْکِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاکِنِیْ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ. (ابو داؤد)

اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے، میں (اسی) اللہ کی پناہ لیتا ہوں تیرے شر سے اور تیرے اندر کی چیزوں کے شر سے اور تیرے اندر پیدا کی ہوئی مخلوق کے شر سے اور تیرے اوپر چلنے والے جانوروں کے شر سے اور میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیر اور کالے ناگ سے اور سانپ اور بچھو سے اور شہر کے باسیوں کے شر سے اور ہر باپ اور اس کے بیٹے کے شر سے۔

سفر کی حالت میں سحری کے وقت حضور ﷺ کی دعاء

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

(مسلم)

اللہ کی تعریف اور اللہ کا ہم پر فضل وانعام ہر سننے والے نے سن لیا۔ اے ہمارے رب! تو ہمارا ساتھی بن جا اور ہم پر

فضل فرما اس طور پر کہ ہمیں جہنم کی آگ سے پناہ دے۔

بلندی پر چڑھتے وقت حضور ﷺ کی دعاء

بلند جگہ چڑھتے وقت "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" اور

اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. (مجمع الزوائد)

یا اللہ! ہر بلند سے بلند تر تو ہے اور ہر حال میں تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔

اور بلندی سے اترتے وقت "سُبْحَانَ اللّٰهِ" پڑھیں۔ (بخاری)

سفر میں راحت، اطمینان اور سکون ملنے کی دعاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَا

أَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَا أَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّاباً.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ. وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ.

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. مَلِكِ النَّاسِ. اِلٰهِ النَّاسِ. مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ. الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ. مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ہر سورت "بِسْمِ اللّٰهِ" سے شروع کی جائے اور تمام سورتیں پڑھنے کے بعد آخر میں ایک مرتبہ اور "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھی جائے، اس طرح پانچ سورتوں کے ساتھ "بِسْمِ اللّٰهِ" چھ مرتبہ ہو جائے گی۔

(مسند ابو یعلیٰ الموصلی)

کسی مقام پر اترتے وقت حضور ﷺ کی دعاء

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

(ترمذی)

میں تمام مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ لیتا ہوں۔

کسی شہر، بستی وغیرہ میں داخل ہوتے وقت حضور ﷺ کی دعائیں

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا.

(السنن الكبرى للبيهقی)

اے اللہ! اے سات آسمانوں اور آسمان کے نیچے
والوں کے رب! اے سات زمینوں اور زمین کے اوپر
والوں کے رب اے شیاطین اور شیاطین کے گمراہوں
کے رب! اے ہواؤں اور ہواؤں کی اڑائی ہوئی چیزوں
کے رب! ہم تجھ سے اس بستی کی اور اس کے رہنے والوں
کی خیر و برکت مانگتے ہیں اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس
بستی کے شر سے اور اس کے رہنے والوں کے شر سے اور
جو چیزیں اس بستی کے اندر ہیں ان کے شر سے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا. (تین مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰىٓ أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ أَهْلِهَا اِلَيْنَا.

(المعجم الاوسط للطبرانی)

یا اللہ! ہمیں اس شہر میں برکت عطا فرما۔

یا اللہ! ہمیں اس شہر کے منافع عطا فرما اور ہمیں اس شہر والوں کا محبوب بنا اور اس شہر کے نیک لوگوں کو ہمارا محبوب بنا۔

باب:2

احرام کی تیاری

اگر آپ نے پہلے مکہ مکرمہ جانا ہے تو اپنے ملک کے ہوائی اڈے پر آپ نے احرام کی تیاری کرنی ہے اور اگر آپ پہلے مدینہ منورہ جائیں گے تو احرام کی تیاری آپ اس وقت کریں گے جب آپ مدینہ منورہ سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ کی طرف جانے لگیں۔

ہوائی اڈے جانے سے قبل سر کی حجامت بنوا لیجئے بغل اور زیر ناف بال دور کر لیجئے۔

احرام کی تیاری میں آپ سلے ہوئے کپڑے اتار

دے دیجئے، غسل کر لیجئے اگر دشواری ہو تو صرف وضو کر لیں۔ (7) جسم یا سر پر چاہیں تو خوشبو لگا لیجئے (8) اور پھر دو سفید چادریں لے لیجئے۔ ایک کو تہ بند کے طور پر باندھ لیجئے اور دوسری کو اپنے اوپر کے دھڑ پر ڈال لیجئے۔ پھر ٹوپی اوڑھ کر مکروہ وقت نہ ہو تو دو نفل پڑھیے اور دعاء مانگیے۔ (9)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِی الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ (احرام باندھنے کے وقت) ذوالحلیفہ میں دو رکعت (نفل) پڑھتے تھے۔

اس کے بعد ٹوپی بھی اتار دیجئے۔

خواتین کو بھی احرام کی تیاری اسی طرح کرنی ہے البتہ وہ سلے ہوئے کپڑے پہنیں اور سر کو بھی ڈھانپ کر رکھیں اور مہکتی خوشبو نہ لگائیں جو خواتین حیض سے ہوں ان کو بھی احرام باندھنا ہے اور احرام کیلئے ان کا غسل کرنا مستحب ہے۔(10) لیکن حیض والی عورتیں نماز نہیں پڑھیں گی۔

مرد کیسی جوتی پہنیں

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جوتیاں عام طور سے ایسی ہوتی تھیں جیسی آجکل کی قینچی چپل۔ ان چپلوں میں پشت پا کی یعنی پیر کی اوپر والی ابھری ہوئی ہڈی کھلی رہتی ہے۔ ایک حدیث میں یہ فرمایا کہ اگر کسی

کے پاس چپل نہ ہوں اور صرف چمڑے کے موزے ہی پہنے ہوئے ہو تو وہ ان کو (سب اطراف سے) پشت پا کی ہڈی کے نیچے نیچے سے کاٹ لے۔ (احمد)

اس حدیث میں بتا دیا کہ اصل چیز یہ ہے کہ پشت پا کی ہڈی بہر حال کھلی رہنی چاہئے خواہ کوئی جوتی پہنے ہوئے ہو یا چمڑے کا موزہ پہنے ہوئے ہو۔

اب یہ سوال باقی رہتا ہے کہ ایڑی کی طرف سے اور پیروں کی اطراف سے جوتی کہاں تک اوپر ہو؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جوتی دیگر جانبوں سے ٹخنوں سے نیچے نیچے رہنی چاہیے۔

احرام باندھنے کیلئے آپ کو دو کام کرنے ہوں گے

1- نیت کرنا۔ احرام کی نیت کا دل سے ہونا ضروری ہے اور زبان سے نیت کا کہنا ضروری نہیں لیکن اگر اس سے دل کی نیت بھی بنتی ہے اور مضبوطی ہوتی ہے تو زبان سے کہنا بہتر ہے۔ پیچھے ایک حدیث میں گذرا ہے کہ ایک فرشتے نے رسول اللہ ﷺ کو کہا کہ آپ یوں کہئے عُمْرَةٌ فِیْ حَجَّةٍ (حج میں عمرہ بھی ہے) اور ظاہر ہے کہ یہ کہنا بطور نیت کے تھا۔

2- زبان سے تلبیہ کہنا

تلبیہ کے الفاظ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ (مسلم)

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام تعریف اور تمام نعمت و احسان تیرا ہے اور سلطنت بھی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

تلبیہ کے الفاظ میں یہ اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔

لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالخَیْرُ بِیَدَیْکَ وَالْعَمَلُ.

تلبیہ کے بعد یہ دعاء پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ غُفْرَانَکَ وَ رِضْوَانَکَ اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ. (حصن حصین)

اے اللہ! میں تجھ سے تیری بخشش اور تیری رضا کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ مجھ کو جہنم کی آگ سے بچا دے۔

تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھنا اور دعاء کرنا مستحب ہے۔(دار قطنی)

احرام کے لئے تلبیہ کس وقت کہیں

بہتر یہ ہے کہ نفل پڑھ کر اسی مجلس میں تلبیہ کہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ آپ چاہیں تو جہاز میں بیٹھ کر بھی کہہ سکتے ہیں اور پرواز کر جانے کے بعد بھی کہہ سکتے ہیں البتہ میقات یعنی یلملم کے مقام کے آنے سے پہلے بہر حال آپ کو تلبیہ کہنا ہوگا۔(11)

نوٹ: تلبیہ کہہ کر اب آپ نے احرام باندھ لیا۔ آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ سلے ہوئے کپڑے اتار کر سفید چادریں اوڑھنے کو احرام باندھنا کہتے ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ احرام کا

مطلب ہے حرام کرنا۔ آدمی جس وقت حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ کہتا ہے تو اس پر چند مباح اور حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ اس وجہ سے تلبیہ کہنے کو احرام باندھنا کہتے ہیں۔ سفید چادریں تو اصل میں احرام کی چادریں ہیں خود احرام نہیں۔ ہاں ہم مجازاً ان کو احرام کہہ دیتے ہیں۔

باب:3

احرام باندھنے کے بعد اب آپ کیا کریں

احرام باندھنے کے بعد آپ کو دو کام کرنے ہیں۔

پہلا کام: تلبیہ کو بار بار کہنا

(i) مختلف حالات میں مثلاً صبح شام، اٹھتے بیٹھتے، باہر جاتے وقت، اندر آنے کے وقت، لوگوں سے ملاقات کے وقت، لوگوں سے رخصت ہوتے وقت، سو کر اٹھتے وقت، سوار ہونے کے وقت، سواری سے اترتے ہوئے، بلندی پر چڑھتے وقت، نشیب میں اترتے ہوئے تلبیہ پڑھنا مستحب مؤکد ہے یعنی اور مستحبات کے مقابلہ میں

اس کی زیادہ تاکید ہے۔(12)

(ii) فرض اور نفل نماز کے بعد بھی تلبیہ پڑھنا چاہئے۔(13)

(iii) تلبیہ میں آواز بلند کرنا مسنون ہے لیکن اتنی زیادہ نہیں کہ جس سے اپنے آپ کو یا نمازیوں اور سونے والوں کو تکلیف ہو۔(14)

(iv) عورت کو تلبیہ زور سے پڑھنا منع ہے۔ صرف اس قدر آواز سے پڑھے کہ خود سن لے۔(15)

تلبیہ کہنے کی فضیلت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ إِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ

هٰهُنَا وَهٰهُنَا. (ترمذی و ابن ماجه)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں زمین کی انتہا تک سب پتھر اور درخت اور ڈھیلے بھی تلبیہ کہتے ہیں۔

دوسرا کام: احرام کی پابندیاں پوری کرنا

جب تک آپ احرام میں ہیں آپ کو احرام کی پابندیاں پوری کرنا ہوں گی اور اس کے ممنوعات سے بچنا ہوگا جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1- بیوی سے صحبت کرنا

i- عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد عمرہ سے پہلے اگر کوئی بیوی سے صحبت کر بیٹھے تو اس کو ایک دم دینا ہوگا۔

(یعنی ایک بھیڑ یا بکری ذبح کرنی ہوگی)۔(16)

ii- حج کا احرام باندھنے کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے جماع کرنے سے احرام فاسد ہو جاتا ہے اور اس حج کے افعال کو پورا کرنے کے علاوہ آئندہ سال حج کی قضا بھی کرنی ہوتی ہے۔(17)

iii- اگر وقوف عرفات کے بعد اور طواف زیارت سے پہلے جماع کرلیا تو ایک گائے یا اونٹ حرم میں ذبح کرنا ہوگا۔ خواہ سر منڈوانے سے پہلے کیا ہو یا سر منڈوانے کے بعد(18)

2- بیوی کو شہوت سے چھونا اور اس کا بوسہ لینا وغیرہ۔

ایسی بات سے خواہ انزال ہو یا نہ ہو دم دینا یعنی

ایک بھیڑ یا بکری کی قربانی کرنا لازم ہوتی ہے۔(19)

3-مردوں کو سلے ہوئے کپڑے پہننا(20)

سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے اور اس کی سزا یہ ہے۔

I- حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا پہن لیا تو

i- 12 گھنٹے یا زائد مدت تک پہنا تو ایک بھیڑ یا بکری ذبح کرنا ہوگی۔اس کو دم دینا بھی کہتے ہیں۔

ii-12 گھنٹے سے کم پہنا ہو تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

iii-ایک گھنٹے سے بھی کم پہنا ہو تو گندم کی ایک مٹھی صدقہ کرے۔

II- سلے ہوئے کپڑے پہنے پہنے احرام باندھ لیا یعنی نیت کر کے تلبیہ کہہ لیا تو اس میں بھی مذکورہ بالا

تفصیل ہے کہ اگر پہنے ہوئے کپڑے ایک گھنٹے کے اندر اندر اتار دیئے تو مٹھی بھر گندم صدقہ کرے، اس سے زیادہ وقت کے بعد اتارے تو پونے دو کلو گندم صدقہ کرے اور اگر 12 گھنٹے یا زائد گزرنے کے بعد اتارے تو ایک دم دے۔(21)

4- مردوں کو اپنا سر یا چہرہ ڈھانپنا۔(22)

خواہ سردی کے باعث ڈھانپے یا سوتے میں چادر سے ڈھانپے۔

اس ممنوع کام کے ارتکاب پر مندرجہ ذیل حکم آتا ہے۔

i- مرد نے 12 گھنٹے یا اس سے زائد تک اپنا

چوتھائی سر یا چوتھائی چہرہ یا اس سے زیادہ ڈھانپا تو ایک دم واجب ہوگا۔

ii- اگر چوتھائی سے کم ڈھانپا ہو خواہ 12 گھنٹے سے زیادہ ہی ڈھانپا ہو۔ یا چوتھائی یا اس سے زیادہ ڈھانپا ہو لیکن 12 گھنٹے سے کم ڈھانپا ہو تو ان دونوں صورتوں میں پونے دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہوگا۔(23)

iii- مرد نے سر بھی ڈھانپا اور چہرہ بھی ڈھانپا تو یہ دو غلطیاں ہوئیں اور اس پر دو جرمانے عائد ہوں گے۔

5- عورت اپنے چہرہ سے کپڑا نہ لگنے دے(24)

حالت احرام میں اگر عورت کے چہرے سے نقاب لگ جائے مثلاً جب کہ وہ سوئی ہوئی ہو تو اگر

12 گھنٹے یا زائد لگا رہے تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر 12 گھنٹے سے کم لگا رہے تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔ اور اگر ایک گھنٹہ سے بھی کم لگا رہے تو مٹھی بھر گندم صدقہ کرے۔(25)

6- مردوں کو ایسی جوتی پہننا جس میں پیر کی پشت پر اٹھی ہوئی بیچ کی ہڈی چھپ جائے۔(26)

ممنوع جوتی پہننے کی سزا یہ ہے کہ 12 گھنٹے یا زیادہ پہننے سے دم واجب ہوگا۔ 12 گھنٹے سے کم پہنی ہو تو صدقہ واجب ہوگا۔

7- خوشبو کا استعمال کرنا(27)

خوشبو سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے اچھی بو آتی ہو اور اس کو خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو

اور اس سے خوشبو تیار کی جاتی ہو اور اہل عقل اس کو خوشبو شمار کرتے ہوں۔ جیسے عطر، پرفیوم اور سینٹ

خوشبو کے استعمال پر سزا کے بارے میں یہ ضابطہ ہے:

i- کسی پورے بڑے عضو مثلاً سر، چہرہ، داڑھی، ہتھیلی، ہاتھ، ران پنڈلی وغیرہ پر خوشبو لگائی یا ایک بڑے عضو سے زیادہ پر لگائی تو دم واجب ہے۔

ii- کسی پورے چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان، آنکھ، انگلی وغیرہ پر لگائی یا بڑے عضو کے پورے سے کم حصہ پر لگائی تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت واجب ہوگی۔(28)

تنبیہ: عضو کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار اس وقت ہے جب خوشبو تھوڑی ہو یعنی عرف و

رواج میں اس کو تھوڑا سمجھا جاتا ہو۔اور اگر اتنی لگائی جو عرف ورواج میں زیادہ سمجھی جاتی ہو تو عضو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہر حال میں دم واجب ہوگا۔اگر عرف ورواج نہ ہو تو دیکھنے والا یا لگانے والا اس کو زیادہ سمجھے تو زیادہ ہے اور تھوڑی سمجھے تو تھوڑی ہے۔

مسئلہ: عورت اگر ہتھیلی پر مہندی لگائے تو دم واجب ہوگا۔

8- سر کے بال کاٹنا(29)

اگر احرام کھولنے کے وقت سے پہلے سر کے بال منڈوائے یا کتروائے یا داڑھی کٹوائے تو دم واجب ہوگا۔ اور اگر چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی سے کم کو منڈوایا یا کتروایا تو صدقہ واجب ہوگا۔(30)

9- ناخن کاٹنا(31)

مسئلہ: ایک وقت میں ایک ہاتھ کے ناخن کاٹے یا چاروں ہاتھ پاؤں کے، ایک دم واجب ہوگا۔(32)

مسئلہ: ایک وقت میں ایک ہاتھ کے ناخن کاٹے پھر دوسرے وقت میں دوسرے ہاتھ کے کاٹے تو دو دم واجب ہوں گے۔(33)

10- خشکی کا شکار کرنا یا شکار میں کسی قسم کی رہنمائی اور مدد کرنا

مسئلہ: جو شخص احرام میں ہو اس کو ایسے شکاری کی شکار میں مدد کرنا جو احرام میں نہ ہو منع ہے اور شکار کے جانور کی طرف رہنمائی کرنا بھی منع ہے۔(35)

اس ممنوع کام کے ارتکاب کی سزا یہ ہے کہ جس

جانور کو قتل کیا ہے دو معتبر ماہر آدمی اس کی قیمت لگائیں۔ پھر شکاری کو اختیار ہوگا کہ خواہ اس قیمت کا چوپایوں میں سے یعنی اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری میں سے جو جانور ملے اس کو خرید کر حرم کی حدود میں ذبح کرے اور خواہ اس کی قیمت کی گندم خرید کر فی کس پونے دو کلو گندم کے حساب سے مسکینوں میں تقسیم کر دے اور خواہ اس غلہ کے برابر روزے رکھے یعنی ہر پونے دو کلو گندم کے مقابلہ میں ایک روزہ رکھے۔(36)

اونٹ گائے بکری وغیرہ پالتو جانوروں کے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شرعی عذر سے احرام کے ممنوعات کا ارتکاب

کرنے پر جزا

احرام کے ممنوعات کے ارتکاب پر جو سزائیں اوپر لکھی گئیں وہ اس وقت ہیں جب ان کو کسی شرعی عذر کے بغیر کیا گیا ہو۔ اور اگر کسی شرعی عذر سے کیا گیا ہو تو دم واجب ہونے کی صورت میں آدمی کو بجائے دو کے تین اختیار ہوتے ہیں۔

i- یا تو دم دے

ii- یا تین صاع (ساڑھے دس کلو) گندم چھ مسکینوں کو دے یعنی فی کس پونے دو کلو گندم

iii- یا تین روزے رکھے۔(36)

شرعی عذر مندرجہ ذیل ہیں

1- ہر قسم کا بخار 2- سخت سردی

3- سخت گرمی 4- پھنسی پھوڑے یا ہتھیار کا زخم

5- پورے سر کا یا آدھے سر کا درد

6- سر میں جوئیں بہت زیادہ ہو جائیں

7- مرض یا سردی میں ہلاک ہونے کا غالب گمان ہونا

باب:4

احرام میں مکروہ اور جائز کام

مکروہ کام

مکروہ کاموں سے وہ کام مراد ہیں جن سے ثواب میں کمی ہوتی ہے۔

بدن کی صفائی حاصل کرنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنِ الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ (ابن ماجه)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا حاجی کون ہوتا ہے۔ آپ ﷺ

نے فرمایا جس کے بال پراگندہ ہوں اور جس سے پسینہ کی بو آرہی ہو۔

لہٰذا مندرجہ ذیل کام مکروہ ہیں۔

i- بدن سے میل دور کرنا اور سر یا داڑھی یا بدن کو صابن وغیرہ سے دھونا۔

مسئلہ: اگر کسی نے سادے بے خوشبو کے صابن سے سر یا جسم دھویا تو کچھ سزا نہیں آتی۔

مسئلہ: اگر خوشبودار صابن مثلاً لکس وغیرہ استعمال کیا تو اس سے صدقہ واجب ہوتا ہے کیونکہ وہ خوشبو دار تو ہے لیکن خود خوشبو نہیں ہے۔ البتہ اگر خوشبودار صابن کئی مرتبہ مل کر سر یا ہاتھ وغیرہ دھویا تو دم واجب ہوگا۔

ii- سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا

2- کوئی ایسا کام کرنا جس سے احرام کے ممنوع کام کے واقع ہونے کا اندیشہ ہو مثلاً:

i- سر یا داڑھی کو اس طرح کھجانا کہ بال یا جوں گرنے کا خوف ہو۔ ہاں ایسے آہستہ کھجانا کہ بال اور جوں نہ گرے جائز ہے۔

ii- داڑھی میں خلال کرنا بھی مکروہ ہے۔ اگر کرے تو اس طرح کرے کہ بال نہ ٹوٹیں۔

مسئلہ: اگر وضو کرتے ہوئے یا کنگھی کرتے ہوئے سر یا داڑھی کے تین بال گر گئے تو ایک مٹھی بھر گندم صدقہ کرے(37) اور اگر خود اکھاڑے تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی دے اور اگر تین بال سے زائد گرے یا

اکھاڑے تو پونے دوکلو گندم صدقہ دے۔

3- i- تہہ بند کے دونوں کناروں کو آگے سے سینا۔

ii- چادر اور تہبند میں گرہ لگانا یا سوئی اور پن وغیرہ لگانا۔

iii- تہہ بند میں نیفہ جوڑ کر کمر بند (ازار بند) ڈالنا۔

4- ناک اور ٹھوڑی کو کپڑے سے چھپانا۔ البتہ ہاتھ سے چھپانا جائز ہے۔

5- خود خوشبو سونگھنا۔ البتہ اگر خوشبو بلا ارادہ آجائے تو کچھ حرج نہیں۔

جائز کام

1- ضرورت کے لئے یا ٹھنڈک حاصل کرنے اور غبار دور کرنے کے لئے سادے ٹھنڈے و گرم پانی سے

غسل کرنا جائز ہے لیکن میل دور نہ کرے۔(38)

2- تہہ بند کے اوپر یا نیچے پیٹی باندھنا۔

3- خوشبو سے خالی سرمہ لگانا، دانت اکھیڑنا، آبلہ پھوڑنا۔

4- سادہ پان جس میں الائچی، لونگ اور خوشبو نہ ہو اس کو کھانا۔

5- سر اور چہرے کے علاوہ باقی سب بدن کو ڈھانپنا مثلاً کان، گردن اور پیروں کو رومال، چادر یا کمبل سے ڈھانپنا۔

6- موذی جانوروں کو مثلاً سانپ، بچھو، گرگٹ، چھپکلی، چیل، مردار خور کوے، چوہے، بھڑ، کھٹمل، مکھی وغیرہ کو مارنا جائز ہے۔(39)

7- چھتری وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے۔(40)

باب:5

مکہ مکرمہ کو روانگی اور میقات سے گزرنا

احرام کی پابندیوں کا لحاظ کرتے ہوئے اور تلبیہ کی تکرار کرتے ہوئے اب آپ کی منزل مکہ مکرمہ ہے خواہ آپ پاکستان سے سیدھے مکہ مکرمہ جا رہے ہوں یا مدینہ منورہ سے ہو کر مکہ مکرمہ جا رہے ہوں۔ اگر آپ نے ابھی تک احرام نہ باندھا ہو تو آپ کو میقات آنے سے پہلے احرام ضرور باندھ لینا چاہیئے۔ میقات کے چار مقامات ہیں۔ اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، اہلِ نجد کے لیے قرنِ منازل اور یمن والوں کے لیے

یلملم ۔(41) پاکستان سے مکہ جانے والے یلملم سے گزرتے ہیں۔

یہ مقامات یہاں رہنے والوں کے لیے اور پرے کے علاقوں کے رہنے والے ان لوگوں کے لیے میقات ہیں جو مکہ مکرمہ جانے کے لیے یہاں سے یا ان کے محاذات سے گزریں۔

(نقشہ: آفاق، حل اور حرم)

یاد رہے کہ خانہ کعبہ کے ارد گرد کا کچھ علاقہ حرم کہلاتا ہے۔ پھر حرم اور مذکورہ بالا میقاتوں کے درمیان کچھ فاصلہ ہے جو حِل کہلاتا ہے۔ جدہ شہر حل کے علاقہ میں واقع ہے۔حل سے باہر کا علاقہ آفاق کہلاتا ہے۔

مسئلہ: آفاق والوں کے لئے مذکورہ بالا مقامات حج اورعمرہ دونوں کے احرام کے لئے میقات ہیں۔

حل میں رہنے والوں اور میقات پر رہنے والوں کے لئے پورا حل ان کے حج وعمرہ دونوں کے احرام کی میقات ہے۔(42)

مکہ مکرمہ میں رہنے والے خواہ مستقل رہنے والے ہوں یا چند دنوں کے لیے، ان کے لئے حج کے احرام

کے لئے میقات حرم ہے (43) اور عمرہ کے لئے حل ہے۔ (44) اور حل میں تنعیم بھی ہے اور جعرانہ بھی ہے۔ جو لوگ حج وعمرہ کے لئے گئے ہوں اور اس سے فارغ ہو کر چند دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرے ہوں ان کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ (45)

احرام کے بغیر میقات سے آگے بڑھنا جائز نہیں

آفاق والوں میں سے اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ جانے کی نیت سے احرام کے بغیر کوئی میقات پار کر جائے تو وہ واپس آکر احرام باندھے۔

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَرُدُّ مَنْ جَاوَزَ الْمِيقَاتَ غَيْرَ مُحْرِمٍ (مسند شافعی)

ابو شعثاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ہر اس شخص کو میقات کی طرف واپس لوٹا دیتے تھے جو احرام کے بغیر میقات سے آگے بڑھتا۔

مسئلہ: اگر کوئی واپس نہ جائے مثلاً کسی نے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے جدہ پہنچ کر احرام باندھا اور وہاں سے سیدھا مکہ مکرمہ چلا گیا تو اس پر ایک دم واجب ہو گا۔(46)

مسئلہ: البتہ اگر کسی کے راستے میں دو میقاتیں پڑتی ہوں مثلاً مدینہ منورہ سے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ اور جحفہ، تو اس کو پہلی میقات سے احرام باندھنا افضل ہے۔ اگر دوسری میقات تک احرام کو مؤخر کیا تو یہ بھی جائز ہے اور احرام کو مؤخر کرنے سے دم واجب نہیں ہوگا۔(47)

باب:6

حرم، مکہ مکرمہ اور مسجد حرام میں داخلہ

جدہ سے مسجد حرام تک کل فاصلہ 80 کلومیٹر ہے جب کہ حدود حرم کی ابتداء سے مسجد حرام تک فاصلہ 23 کلومیٹر ہے۔ حدود حرم کے آغاز کی علامت کے طور پر سڑک کے دونوں طرف محراب نما ستون بنے ہوئے ہیں اور بدایة حد الحرم کا بورڈ لگا ہوا ہے۔

حدود حرم پہنچ کر یوں دعاء کیجئے

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَ أَمْنُکَ فَحَرِّمْنِیْ عَلَی النَّارِ وَ آمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ

وَاجْعَلْنِیْ مِنْ أَوْلِیَاءِکَ وَ أَهْلِ طَاعَتِکَ.

(کتاب الاذکار للنووی)

اے اللہ یہ تیرا حرم ہے اور تیرے امن کی جگہ ہے پس جہنم کو مجھ پر حرام فرما اور اس دن کے عذاب سے مجھے مامون فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے دوستوں اور اطاعت گزاروں میں سے بنا۔

اب آپ مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں

جب آپ کی مکہ مکرمہ پر نظر پڑے تو اللہ تعالیٰ سے یوں مناجات کیجئے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ بِھَا قَرَارًا وَّ ارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالاً.

اے اللہ میرے لئے مکہ مکرمہ میں ٹھکانا کر دے اور اس

میں مجھے حلال روزی دے۔

مکہ مکرمہ میں نہایت ادب و عاجزی کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے داخل ہوں اور داخل ہوتے وقت یہ دعاء پڑھئے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ وَاَنَا عَبْدُكَ جِئْتُ لِاُؤَدِّىَ فَرْضَكَ وَاَطْلُبَ رَحْمَتَكَ وَاَلْتَمِسَ رِضَاكَ مُتَّبِعًا لِّاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَضَائِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّيْنَ اِلَيْكَ الْمُشْفِقِيْنَ مِنْ عَذَابِكَ الْخَائِفِيْنَ مِنْ عِقَابِكَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِى الْيَوْمَ بِعَفْوِكَ وَتَحْفَظَنِىْ بِرَحْمَتِكَ وَتُجَاوِزَ عَنِّىْ بِمَغْفِرَتِكَ وَ تُعِيْنَنِىْ عَلٰى اَدَاءِ فَرْضِكَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ اَدْخِلْنِىْ فِيْهَا وَ اَعِذْنِىْ مِنَ

الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ.

اے اللہ! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں (یہاں) آیا ہوں تاکہ تیرا فریضہ ادا کروں اور تیری رحمت طلب کروں اور تیری رضا مندی کو تلاش کروں اس حال میں کہ میں تیرے حکم کی پیروی کرنے والا ہوں اور تیرے فیصلہ پر راضی ہوں۔ میں تیری طرف لاچاروں کا سا اور تیرے عذاب سے ڈرنے والوں کا سا اور تیری سزا سے خائف لوگوں کا سا سوال کرتا ہوں کہ آج تو اپنے عفو کے ساتھ میرا استقبال کر اور اپنی رحمت سے میری حفاظت فرما اور اپنی بخشش سے مجھ سے درگزر کر اور اپنے فریضہ کی ادائیگی پر میری مدد فرما۔ اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنی رحمت میں داخل کر اور مجھے مردود شیطان سے پناہ میں رکھ۔

تنبیہ: بعض دعائیں اگرچہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہیں لیکن ان موقعوں پر اللہ تعالیٰ سے کچھ مناجات کرنی اور اپنے فریضہ کی ادائیگی میں مدد مانگنی بہت مناسب ہے۔ بہت سے لوگوں کو تو سمجھ ہی نہیں ہوگی کہ کیا مانگیں۔ نیک لوگوں کی دعائیں اگر ہم بھی اختیار کر لیں تو دین میں اس سے کوئی ممانعت نہیں ہے۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہی مسجد حرام میں حاضر ہونا مستحب ہے (48)

لیکن اگر فوراً ممکن نہ ہو سامان کو رکھنا ہو یا تھکان بہت زیادہ ہو تو پہلے اپنا کام اور آرام کر سکتے ہیں۔ بہر حال جتنی جلدی ممکن ہو مسجد حرام میں حاضر ہوں۔

مسجد حرام میں داخلہ

آپ تلبیہ پڑھتے ہوئے انتہائی عاجزی کے ساتھ اور دربارِ الٰہی کی عظمت وجلال کا لحاظ کرتے ہوئے مسجد میں داخل ہوں اور پہلے دایاں پاؤں اندر رکھئے اور یہ دعاء پڑھیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

اللہ کے نام سے (مسجد میں داخل ہوتا ہوں) اور اللہ کے رسول پر اللہ کی رحمت وسلامتی ہو۔ اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد حرام میں داخل ہو کر جب آپ کی نظر بیت اللہ پر پڑے تو تین مرتبہ **اَللّٰہ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا**

اللّٰہُ کہئے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء مانگئے:

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّ مَهَابَةً وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ وَ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّ تَكْرِيْمًا وَّ تَعْظِيْمًا وَّبِرًّا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ.

اے اللہ اس گھر کی شرافت وعظمت و بزرگی اور ہیبت کو مزید بڑھا دے اور جو اس گھر کا حج اور عمرہ کر کے اس کی شرافت و بزرگی کا اظہار کرے اس کو بھی شرافت و بزرگی اور عظمت اور نیکی میں بڑھا دے۔
اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے تو تو ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

اب عمرہ شروع کیجئے

باب: 7

عمرہ کا بیان

عمرہ کے فرائض

دو ہیں:

(1) احرام

(2) طواف (49)

عمرہ کے واجبات

بھی دو ہیں

(1) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(2) بال منڈوانا یا کتروانا(50)

پہلے آپ نے عمرہ کا طواف کرنا ہے۔

طواف کی تفصیل

چونکہ آپ نے طواف کے بعد عمرہ کی سعی بھی کرنی ہے اور ضابطہ ہے کہ جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس طواف کو شروع کرنے سے پہلے اضطباع بھی کیا جائے اس لیے مردوں کو چاہیے کہ وہ اضطباع کریں یعنی اوپر کی چادر کو دائیں کندھے پر نہ رکھیں بلکہ دائیں بغل میں سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں۔ دائیں کندھے کو کھلا رکھیں۔ اضطباع کو پورے سات چکروں میں باقی رکھیں۔(51)

تنبیہ: طواف کی جگہ: بیت اللہ کے چاروں

طرف مسجد حرام کے اندر اندر ہے اگر چہ اوپر کی منزل پر یا چھت پر ہو لیکن مسجد سے باہر طواف کی جگہ نہیں ہے۔(52)

تنبیہ: عورتوں کے لیے طواف کا علیحدہ وقت نہیں ہوتا البتہ عورتیں اور مرد ایک دوسرے میں گھسنے سے بچیں۔(53)

طواف کو شروع کرنے سے پہلے طواف سے متعلق مندرجہ ذیل باتوں کو اچھی طرح ذہن میں بٹھا لیجئے

طواف کے واجبات

1- ستر چھپا ہوا ہو۔(54)

2- طہارت ہو حدث اصغر سے بھی اور حدث اکبر سے بھی یعنی جنابت وحیض وغیرہ سے بھی پاک ہو اور

باوضو بھی ہو۔(55)

3- جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو اس کو پیادہ طواف کرنا(56)

4- طواف اس طرح کرنا کہ حجر اسود کے بعد بیت اللہ کا دروازہ آئے پھر حطیم آئے پھر رکن یمانی آئے۔(57)

5- حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا(58)

طواف کرتے ہوئے حطیم کی دیوار کے باہر رہیں۔

تنبیہ: ان واجبات میں سے بلاوجہ کسی کو ترک کرنے سے دم لازم ہوتا ہے۔

طواف کی سنتیں

1- حجر اسود کا استلام کرنا۔(59)

2- حجر اسود سے ابتدا کرنا۔(60)

3- ابتدائے طواف میں حجر اسود کی طرف رخ کرنا۔(61)

4- تمام چکر پے در پے لگانا۔(62)

5- بدن اور کپڑوں کا نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا۔(63)

6- طواف کے بعد سعی کرنی ہو تو اضطباع اور رمل کرنا۔(64)

تنبیہ: ان سنتوں کو بلا وجہ ترک کرنے سے گناہ ہوتا ہے لیکن دم نہیں آتا۔

طواف کے مباحات

1- کلام کرنا، سلام کرنا، چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا،

شرعی مسائل دریافت کرنا اور بتانا، کسی سے کچھ بات کرنا۔(65)

2- کچھ کھانا پینا(66)

3- کسی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر یا پہیوں والی کرسی (Wheel Chair) پر بیٹھ کر طواف کرنا۔(67)

4- آہستہ سے یعنی دل دل میں قرآن پڑھنا۔(68)

طواف کا طریقہ

طواف شروع کرنے کے لیے آپ حجر اسود کے بالکل سامنے اس کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جایئے اور تلبیہ کہنا بند کر دیجئے۔(69)

پھر دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک جیسے کہ نماز شروع

کرتے وقت اٹھائے جاتے ہیں اٹھائیے اور حضرت علیؓ سے منقول دعاء پڑھیے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے رسول پر درود وسلام ہو۔ اے اللہ! میں طواف کرتا ہوں تجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے نبی کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے۔

اس کے بعد ہاتھ چھوڑ کر حجر اسود پر آئیے اور اس کا استلام کیجئے جس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے

بیچ میں رکھ کر آہستہ سے آواز کے بغیر بوسہ لیجئے اور حجر اسود پر اپنا ماتھا ٹکائیے۔

لیکن یاد رکھئے کہ حجر اسود کو چومنا اس وقت مسنون ہے جب کسی کو تکلیف نہ ہو۔ کسی مسلمان کو سنت پر عمل کی وجہ سے تکلیف دینا حرام ہے اس لئے دھکے دے کر استلام نہ کیجئے۔

بلکہ ایسے وقت اگر ہو سکے تو صرف اپنے دونوں ہاتھ حجر اسود کو لگائیے اور ہاتھوں کو چوم لیجئے۔ اگر صرف ایک ہاتھ لگا سکیں تو دایاں ہاتھ لگائیے، اور اگر ہاتھ لگانا ممکن نہ ہو تو کسی چھڑی سے حجر اسود کو چھوئیے اور اس کو بوسہ دیجئے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اپنے دونوں ہاتھ سامنے کر کے اپنے کانوں تک اونچے اٹھا کر دونوں

ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف اس طرح کیجئے کہ ہتھیلیوں کی پشت آپ کے چہرے کی طرف رہے اور یہ خیال کیجئے کہ آپ کی ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھی ہیں اور تکبیر و تہلیل کیجئے (یعنی اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیے) اور ہتھیلیوں کو بوسہ دیجئے۔

حجر اسود کا استلام یا بوسہ دیتے وقت حضرت عمرؓ کی دعاء

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَمَا يُدْعٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ. (اخبار مكة للأزرقي)

اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں اور اللہ بہت بڑا

ہے۔ہم اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں ہدایت دی۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے طاغوت (شیطان) اور لات وعزّٰی اور ان تمام معبودوں کا جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا جاتا ہے انکار کیا۔ بے شک میرا مددگار وہ اللہ ہے جس نے کتاب نازل فرمائی اور وہ نیک لوگوں کا مددگار ہے۔

حجر اسود کے استلام سے فارغ ہو کر آپ دائیں کو مڑ جائیں اور بیت اللہ کے گرد چکر لگانا شروع کیجئے اور بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلئے۔

لیکن یاد رکھئے کہ ابھی آپ نے طواف کے بعد سعی بھی کرنی ہے اس لیے آپ کو پہلے تین چکروں میں رمل کرنا ہے یعنی اکڑ کر شانے ہلاتے ہوئے کچھ

تیزی کے ساتھ قریب قریب قدم رکھ کر چلیئے۔ باقی چار چکروں میں رمل نہیں کرنا ان میں اپنی عام چال سے چلیئے۔(70) لیکن عورتیں رمل نہ کریں۔(71)

بیت اللہ کا چکر لگاتے ہوئے

(1) ایک تو اس بات کا خیال رہے کہ بیت اللہ مسلسل آپ کے بائیں طرف رہے۔ ترچھے ہو کر اس طرح سے چلنا کہ بیت اللہ آپ کے سامنے یا آپ کی پشت کی طرف ہو جائے بائیں ہاتھ کو نہ رہے صحیح نہیں اور جتنے قدم آپ ایسے چلے ہوں گے اتنے قدم واپس پلٹ کر دوبارہ صحیح طریقے سے چلیئے۔(72)

(2) دوسرے اس بات کا اہتمام کیجئے کہ طواف حطیم

کے باہر باہر کریں اس کے اندر سے گزر کر نہ کریں۔(73)

حطیم نصف دائرہ کی وہ دیوار ہے جو خانہ کعبہ کی ایک جانب میں کچھ فاصلہ پر بنی ہوئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حطیم کا حصہ درحقیقت بیت اللہ کا حصہ ہے جو دور نبوت سے پہلے جب قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو حلال مال کم ہونے کی وجہ سے اس کی تعمیر مکمل نہ کر سکے اور حطیم کا حصہ باہر چھوڑ دیا۔(74)

طواف کے دوران آپ حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول یہ ذکر کرتے رہیے **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.**

طواف کے دوران حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ بِدِیْنِکَ وَطَوَاعِیَتِکَ وَطَوَاعِیَۃِ رَسُوْلِکَ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ حُدُوْدَکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَیُحِبُّ مَلَائِکَتَکَ وَیُحِبُّ رُسُلَکَ وَیُحِبُّ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ، اَللّٰھُمَّ حَبِّبْنِیْ اِلَیْکَ وَاِلٰی مَلَائِکَتِکَ وَاِلٰی رُسُلِکَ وَاِلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَللّٰھُمَّ یَسِّرْنِیْ لِلْیُسْرٰی وَجَنِّبْنِیْ الْعُسْرٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِیْ الْآخِرَۃِ وَ الْأُوْلٰی وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَئِمَّۃِ الْمُتَّقِیْنَ.

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ: اُدْعُوْنِیْ أَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ، اَللّٰھُمَّ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ فَلَا تَنْزِعْنِیْ مِنْہُ وَلَا تَنْزِعْہُ مِنِّیْ حَتّٰی

تَقْبِضَنِیْ وَاَنَا عَلَیْهِ. (کنز العمال)

یا اللہ! اپنے دین، اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے ذریعے میری حفاظت فرما۔ یا اللہ! مجھے اپنی حدود کی نافرمانی سے بچا۔ یا اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو تجھ سے محبت کرتے ہیں، تیرے ملائکہ سے محبت کرتے ہیں، تیرے رسولوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے نیک بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ یا اللہ! مجھے اپنا، اپنے فرشتوں، اپنے پیغمبروں اور اپنے نیک بندوں کا محبوب بنا دے۔ یا اللہ! میرے لیے آسانی میسر فرما اور مشکل سے مجھے دور رکھ اور آخرت و دنیا میں میری مغفرت فرما۔ اور مجھے نیک پرہیزگار لوگوں کے پیشواؤں میں سے بنا دے۔ یا اللہ! تو نے کہا ہے مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ اور تو اپنے

وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ یا اللہ! جب تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی۔ تو اب مجھے اس سے دور نہ کر اور نہ ہی اسے مجھ سے دور کر یہاں تک کہ مجھے موت آئے تو میں اسی پر مروں۔

میزاب رحمت کے پاس گذرتے وقت حضور ﷺ کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الرَّاحَۃَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ. (اخبار مكة للازرقى)

یا اللہ! میں تجھ سے موت کے وقت راحت کا اور حساب کے وقت درگذر کا سوال کرتا ہوں۔

جب آپ بیت اللہ کے آخری یعنی چوتھے کونے پر پہنچیں جس کو رکن یمانی کہتے ہیں تو اس کا استلام

کیجیے۔(75) اس کے استلام میں اس کو صرف دونوں ہاتھ یا دایاں ہاتھ لگائیے۔ اس کا نہ بوسہ لینا ہے اور نہ ہی اس پر اپنا ماتھا ٹکانا ہے۔ اگر رش کی وجہ سے ہاتھ نہیں لگا سکتے تو اس کا استلام ہاتھ کے اشارے سے نہیں ہے۔

درمیان کے دو کونوں کا استلام نہیں ہے۔(76)

رکن یمانی سے آگے حجر اسود والے کونے کی طرف جاتے ہوئے حضور ﷺ کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِیْ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (ابن ماجه)

یا اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں درگذر اور

عافیت مانگتا ہوں۔ یارب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِیْ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِیْ الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (اخبار مکۃ للفاکھی)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ان پر نازل ہوں۔ یا اللہ! میں کفر، محتاجی، ذلت اور دنیا و آخرت میں رسوائی کی جگہوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ یا رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے

عذاب سے بچا۔

اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ

اے اللہ! جو روزی تو نے مجھے عطا کی ہے اس پر مجھے قناعت دے اور اس میں میرے لیے برکت بھی دے اور جو میری نظروں سے غائب ہیں (یعنی میرے اہل و عیال) ان پر تو میرا بھلائی کا قائم مقام بن جا (یعنی میرے پیچھے ان کی حفاظت فرما۔)

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَأَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا عِنْدِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ. أَسْأَلُکَ اِیْمَاناً یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْناً صَادِقاً حَتّٰی أَعْلَمَ أَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا

مَا كَتَبْتَ لِيْ وَارْضِنِيْ بِقَضَائِكَ. (كنز العمال)

یا اللہ! تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے، لہٰذا میری معذرت قبول فرما اور تو میری ضرورت کو جانتا ہے، لہٰذا میرا مطلوب مجھے عطا فرما اور جو کچھ میرے پاس ہے تو جانتا ہے، لہٰذا میرے گناہوں کو بخش دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے وہ ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں رچ جائے اور وہ سچا یقین (مانگتا ہوں) کہ میں خوب جان لوں کہ تو نے میرے مقدر میں جو لکھ دیا ہے وہی مجھ کو پیش آ سکتا ہے اور مجھے اپنے فیصلہ پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرما۔

حضرت عمرؓ سے منقول یہ بھی پڑھئے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا

کوئی شریک نہیں۔ سب ملک اسی کا ہے اور سب تعریف اسی کی ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

پھر آخر میں جب حجر اسود پر پہنچیں تو اس کی طرف رخ کر کے اس کا اسی طرح استلام کیجئے جیسا پہلی مرتبہ کیا تھا لیکن جیسے نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں ویسے کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیے وہ صرف پہلی مرتبہ اٹھائے جاتے ہیں۔(77)

یہاں تک آپ کا ایک چکر پورا ہو گیا۔ اسی طرح سات چکر پورے کیجئے اور ساتویں چکر کے بعد آٹھویں مرتبہ استلام کر لیں تو آپ کا طواف پورا ہو گیا۔

طواف پورا کر لینے کے بعد اب آپ مقام ابراہیم کے پاس آیئے اور یہ آیت پڑھئے وَاتَّخِذُوْا مِنْ

مَّقَامِ اِبْرَاهِیمَ مُصَلًّی

اور اس کے پیچھے آکر دو رکعت پڑھئے۔ یہ رکعتیں پڑھنا واجب ہے۔ اگر مقام ابراھیم کے پیچھے جگہ نہ ملے تو ان کو کسی دوسری جگہ بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔(78)

تنبیہ 1-: فجر اور عصر کی نماز کے بعد سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے قضا نماز اور سجدہ تلاوت وغیرہ کر سکتے ہیں لیکن طواف کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ رکعتیں اصل کے اعتبار سے نفل ہیں اگرچہ ان کو چھوڑنے کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ان کا پڑھنا واجب ہے جیسے کوئی شخص نذر مان لے کہ وہ کام ہونے پر دو رکعت پڑھے گا یا دو رکعت نفل پڑھے گا۔ تو یہ اصل میں دو نفل ہوتے

ہیں لیکن نذر کی وجہ سے ان کا پڑھنا واجب ہوتا ہے اور یہ عصر کے بعد یا فجر کے بعد نہیں پڑھے جا سکتے۔ لہٰذا انہیں بعد میں پڑھ لیں۔(79)

تنبیہ 2: کسی عذر مثلاً یہ کہ جماعت کھڑی ہو جائے یا نماز جنازہ شروع ہو جائے یا وضو ٹوٹ جائے تو جہاں سے طواف کو چھوڑا وہیں سے دوبارہ شروع کر کے آپ طواف کو مکمل کر سکتے ہیں۔(80)

آپ کا طواف پورا ہوا۔ دو نفل پڑھنے کے بعد زمزم کے کنویں پر یا زمزم کی جگہ پر آب زمزم خوب پیجئے اور دعاء مانگئے۔(81)

پھر وہاں سے اگر رش نہ ہو تو حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازہ کے درمیان دیوار (اس کو ملتزم کہتے ہیں)

پر آ کر اس سے لپٹ کر دعاء مانگئے۔

ملتزم پر حضور ﷺ کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِيْنَ وَنُزُلَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّيْنَ وَيَقِيْنَ الصَّادِقِيْنَ وَخَلَّةَ الْمُتَّقِيْنَ وَاِخْبَاتَ الْمُوْقِنِيْنَ حَتّٰى تَوَفَّانِىْ عَلٰى ذٰلِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. (كنز العمال)

یا اللہ! میں تجھ سے شکر کرنے والوں کے ثواب اور مقرب بندوں کی طرح مہمان نوازی اور انبیاء کی رفاقت اور سچوں جیسے یقین اور متقی لوگوں کے اخلاق اور یقین والوں کی تسلیم ورضا مانگتا ہوں یہاں تک کہ تو اسی پر مجھے موت دے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

سعی کی تفصیل

اب آپ نے عمرہ کے لیے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے جو صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقے پر سات چکر لگانے کو کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ:

1- سعی کرنا واجب ہے۔(82)

2- سعی طواف کے متصل بعد کرنا سنت ہے واجب نہیں ہے۔ اگر آپ کسی عذر یا تھکان کی وجہ سے طواف کے فوراً بعد نہ کر سکیں تو مضائقہ نہیں۔ البتہ بغیر عذر کے تاخیر کرنا مکروہ ہے۔(83)

3- عمرہ کرتے ہوئے طواف کے بعد لیکن سعی سے پہلے بیوی سے صحبت کرنا جائز نہیں۔(84)

4- سعی کے لیے طہارت شرط نہیں ہے یعنی نہ وضو ہونا شرط ہے اور نہ ہی جنابت وحیض سے پاک ہونا شرط ہے۔ البتہ طہارت مستحب ہے۔(85)

5- سعی کو صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا واجب ہے۔(86)

6- اگر سعی کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہو جائے یا نماز جنازہ ہونے لگے تو آپ سعی کو چھوڑ کر نماز میں شریک ہو جائیے اور باقی پھیرے بعد میں پورے کیجئے۔(87)

بلا عذر سوار ہو کر سعی کرنے سے دم واجب ہوتا ہے۔(88)

سعی کا طریقہ

سب سے پہلے ایک دفعہ پھر حجر اسود کا اسی طرح استلام کیجئے جس طرح آپ نے طواف میں کیا تھا۔ اس کے بعد باب الصفا سے مسجد سے باہر نکلئے اور صفا کی طرف جائیے۔

تنبیہ: صفا و مروہ کے درمیان سعی کی جگہ مسجد سے باہر کا حصہ ہے۔

صفا کے قریب پہنچ کر یہ پڑھئے

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ.

میں اسی صفا سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے اس آیت کو شروع کیا ہے۔ بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے

شعائر میں سے ہیں۔

اور صفا پر چند قدم چڑھئے بالکل اوپر تک نہ چڑھئے پھر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں اور دعاء میں جیسے ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں ویسے اٹھا کر تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہئے اور یہ کلمات کہیے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ. (حصن حصین)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کا تمام ملک ہے اور اسی

کی سب تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا و یگانہ ہے اس نے اپنے وعدے کو پورا کر دیا (اور مکہ فتح کرا دیا) اور اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور تن تنہا کافروں کے لشکر کو شکست دی۔

صفا پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی دعائیں

اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِیْ عَلٰی سُنَّةِ نَبِيِّکَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهٖ وَأَعِذْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ. (السنن الکبریٰ للبیهقی)

یا اللہ! مجھے اپنے نبی ﷺ کے طریقے پر زندہ رکھ اور آپ ﷺ کے دین پر مجھے موت عطا فرما اور گمراہ کن فتنوں سے مجھے بچا۔

اَللّٰھُمَّ إِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزَعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَأَنَا مُسْلِمٌ. (حصن حصین)

اے اللہ! بے شک تو نے ارشاد فرمایا ہے مجھ سے دعاء مانگو میں تمہاری دعاء قبول کروں گا اور بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسے تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی اسی طرح مجھے اس سے محروم بھی نہ کرنا یہاں تک کہ تو مجھے اسلام پر ہی اٹھالے۔

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ بِدِیْنِکَ وَطَوَاعِیَتِکَ وَطَوَاعِیَةِ رَسُوْلِکَ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ حُدُوْدَکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَیُحِبُّ مَلَائِکَتَکَ وَیُحِبُّ رُسُلَکَ وَیُحِبُّ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ،

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْنِیْ اِلَیْکَ وَاِلٰی مَلَائِکَتِکَ وَاِلٰی رُسُلِکَ وَاِلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَللّٰھُمَّ یَسِّرْنِیْ لِلْیُسْرٰی وَجَنِّبْنِیْ الْعُسْرٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِیْ الْآخِرَۃِ وَ الْاُوْلٰی وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَئِمَّۃِ الْمُتَّقِیْنَ.

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ: اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ، اَللّٰھُمَّ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ فَلَا تَنْزِعْنِیْ مِنْہُ وَلَا تَنْزِعْہُ مِنِّیْ حَتّٰی تَقْبِضَنِیْ وَاَنَا عَلَیْہِ. (کنز العمال)

یا اللہ! اپنے دین، اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے ذریعے میری حفاظت فرما۔ یا اللہ! مجھے اپنی حدود کی نافرمانی سے بچا۔ یا اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو تجھ سے محبت کرتے ہیں، تیرے ملائکہ سے محبت

کرتے ہیں، تیرے رسولوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے نیک بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ یا اللہ! مجھے اپنا، اپنے فرشتوں، اپنے پیغمبروں اور اپنے نیک بندوں کا محبوب بنا دے۔ یا اللہ! میرے لیے آسانی میسر فرما اور مشکل سے مجھے دور رکھ اور آخرت و دنیا میں میری مغفرت فرما۔ اور مجھے نیک پرہیز گار لوگوں کے پیشواؤں میں سے بنا دے۔ یا اللہ! تو نے کہا ہے مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ اور تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ یا اللہ! جب تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی۔ تو اب مجھے اس سے دور نہ کر اور نہ ہی اسے مجھ سے دور کر یہاں تک کہ مجھے موت آئے تو میں اسی پر مروں۔

پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کو تین مرتبہ کہہ کر صفا

سے اتریئے اور مروہ کی جانب چلیئے۔(89) صفا اور مروہ کے درمیان راستے میں دو سبز ستون آتے ہیں ان کے درمیان دوڑنا ہے۔(90) جب پہلا سبز ستون نو فٹ کے فاصلہ پر رہ جائے تو دوڑ کر چلیئے مگر درمیانی رفتار سے دوڑیئے اور عورتیں نہ دوڑیں۔(91) جب آپ دوسرے سبز ستون سے آگے بڑھ جائیں تو دوڑنا بند کر دیجئے اور اپنی عام چال سے چلیئے۔

تنبیہ: آج کل سبز ستونوں کے ساتھ سبز روشنیاں لگی ہوئی ہیں۔

اس دوران آپ ذکر و دعاء میں مشغول رہیئے۔ حضور ﷺ سے یہ دعاء بھی منقول ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّکَ أَنْتَ الْأَعَزُّ

الْأَكْرَمُ. (حصن حصين).

اے میرے رب تو مجھے بخش دے اور رحم فرما بے شک تو ہی سب سے غالب اور سب سے زیادہ کرم والا ہے۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی دعاء

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ. اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (کتاب الاذکار للنووی)

یا اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور ان تمام گناہوں سے درگذر فرما جو تیرے علم میں ہیں، تو بڑی عزت و بزرگی والا ہے یا اللہ! ہمیں دنیا میں بھی

بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

جب آپ مروہ پر پہنچیں تو چند قدم اوپر چڑھ کر کشادہ جگہ پر رک جائیے اور کچھ دائیں طرف کو مائل ہو کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیے اور صفا کی طرح یہاں پر بھی ذکر اور دعاء میں مشغول ہوں۔(92)

مروہ پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ بِدِیْنِکَ وَطَوَاعِیَتِکَ وَطَوَاعِیَةِ رَسُوْلِکَ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِیْ حُدُوْدَکَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَیُحِبُّ مَلَائِکَتَکَ وَیُحِبُّ رُسُلَکَ وَیُحِبُّ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ،

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْنِیْ اِلَیْکَ وَاِلٰی مَلَائِکَتِکَ وَاِلٰی رُسُلِکَ وَاِلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَللّٰھُمَّ یَسِّرْنِیْ لِلْیُسْرٰی وَجَنِّبْنِیْ الْعُسْرٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِیْ الْآخِرَۃِ وَ الْاُوْلٰی وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَئِمَّۃِ الْمُتَّقِیْنَ.

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ: اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ، اَللّٰھُمَّ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ فَلَا تَنْزِعْنِیْ مِنْہُ وَلَا تَنْزِعْہُ مِنِّیْ حَتّٰی تَقْبِضَنِیْ وَاَنَا عَلَیْہِ. (کنز العمال)

یا اللہ! اپنے دین، اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے ذریعے میری حفاظت فرما۔ یا اللہ! مجھے اپنی حدود کی نافرمانی سے بچا۔ یا اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو تجھ سے محبت کرتے ہیں، تیرے ملائکہ سے محبت

کرتے ہیں، تیرے رسولوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے نیک بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ یا اللہ! مجھے اپنا، اپنے فرشتوں، اپنے پیغمبروں اور اپنے نیک بندوں کا محبوب بنا دے۔ یا اللہ! میرے لیے آسانی میسر فرما اور مشکل سے مجھے دور رکھ اور آخرت و دنیا میں میری مغفرت فرما۔ اور مجھے نیک پرہیز گار لوگوں کے پیشواؤں میں سے بنا دے۔ یا اللہ! تو نے کہا ہے مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ اور تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ یا اللہ! جب تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی۔ تو اب مجھے اس سے دور نہ کر اور نہ ہی اسے مجھ سے دور کر یہاں تک کہ مجھے موت آئے تو میں اسی پر مروں۔

یہ آپ کی سعی کا ایک چکر ہو گیا۔

اس کے بعد مروہ سے اتر کر پھر صفا کی طرف چلئے اور حسب سابق دو سبز ستونوں کے درمیان دوڑ کر چلئے اور صفا پر چڑھ کر پھر اسی طرح دعاء اور ذکر کیجئے۔ یہ دوسرا چکر ہو گیا۔

اسی طرح سے سات چکر پورے کیجئے۔ ساتواں چکر مروہ پر پورا ہوگا۔

سعی کے سات چکر پورے کرنے کے بعد مسجد حرام میں جا کر مطاف کے کنارے پر دو رکعت نفل پڑھیئے یہ مستحب ہے۔(93)

بال منڈوانا یا کتروانا

آپ نے عمرہ کے تمام افعال پورے کر لئے اور

اب احرام سے نکلنے کے لئے اپنے سر کے بالوں کو منڈوانا یا کتروانا ہے لیکن (94)

1- کتروانے کے مقابلہ میں بال منڈوانا افضل ہے۔ (95)

2- عورتوں کو سر کے بال منڈوانا جائز نہیں۔ (96)

تنبیہ: مرد عمرہ سے فارغ ہو کر یا حج تمتع و حج قران کی قربانی سے فارغ ہو کر سر منڈوائے اور اگر بال کتروائے تو کم از کم انگلی کے ایک پورے کے برابر ضرور کاٹے اور سنت یہ ہے کہ سر کے تمام بالوں کو اتنی مقدار میں کاٹے۔ اگر بال چھوٹے ہوں، پورے کے بقدر نہ ہوں تو کتروانا کافی نہیں ہوگا بلکہ سر منڈوانا پڑے گا۔ عورت بھی اپنے بال ایک پورے کے بقدر کاٹے۔ (97)

باب:8

عمرہ سے فارغ ہو کر کیا کریں

عمرہ سے فارغ ہو کر اب آپ مکہ مکرمہ میں اپنے عام لباس میں رہیے۔ مسجد حرام میں نمازیں پڑھیے۔(98) اور جس وقت چاہیں نفل طواف کیجئے۔(99) اس دوران اگر آپ مزید عمرے کرنا چاہیں تو تنعیم (مسجد عائشہؓ) یا جعرانہ جا کر احرام باندھ کر عمرہ بھی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ نویں ذوالحجہ سے تیرھویں ذوالحجہ تک کے پانچ دنوں میں تو عمرہ ممنوع ہے باقی دنوں میں منع نہیں ہے۔(100)

مکہ مکرمہ میں موجود مرد وعورت دونوں عمرہ کے لیے تنعیم جا کر احرام باندھ سکتے ہیں۔ اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں جب خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کعبہ کو نیچے سے اوپر تک اندر سے باہر خوشبو لگائی، قباطی کپڑے کا نیا غلاف چڑھایا اور فرمایا ''جس شخص پر میری اطاعت ضروری ہے (یعنی جس نے میری بیعت کر رکھی ہے) وہ جائے اور تنعیم سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا عمرہ کرے۔

پھر آپ پیدل چلے، لوگ بھی آپ کے ساتھ پیدل چلے یہاں تک کہ سب نے تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کیا۔ (تاریخ مکہ ص ۱۴۱ مطبوعہ دارالسلام)

باب:9

عمرہ سے فارغ ہوکر حج سے پہلے مدینہ منورہ جانے والے لوگ واپسی میں کیسا احرام باندھیں

ان لوگوں کے لئے تین طریقے ہیں۔ ان میں سے وہ جس پر چاہیں عمل کر سکتے ہیں۔

1- صرف حج کا احرام باندھیں کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ان کا تمتع قائم ہے۔

2- صرف عمرہ کا احرام باندھیں کیونکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ ا اللہ کے نزدیک ایسے لوگوں کے میقات کے باہر جانے سے ان کا تمتع

باطل ہوجاتا ہے۔اب اگر عمرہ کریں گے تو نئے سرے سے تمتع ہوگا۔

3- حج وعمرہ دونوں کا یعنی قران کا احرام باندھیں کیونکہ اگر چہ یہ لوگ اہل مکہ کے حکم میں ہیں لیکن خود اہل مکہ حج کے مہینوں میں بھی اگر کسی اور کام سے میقات سے باہر جائیں اور واپسی میں تمتع یا قران کریں تو کر سکتے ہیں۔ ہاں اگر وہ میقات سے باہر صرف اس غرض سے جائیں کہ قران کا احرام باندھ کر آئیں تو وہ جائز نہیں ہے۔اور حاجی جو مدینہ منورہ جاتے ہیں تو وہ نبی ﷺ کی زیارت اور مسجد نبوی میں نمازیں پڑھنے کی نیت سے جاتے ہیں محض قران کا احرام باندھنے نہیں جاتے۔

باب:10

حج کا بیان

حج کے خطبے

حج کے دن قریب آنے پر 7 ذوالحجہ کو ظہر کے بعد خطبہ مسنون ہے۔(101)

حج میں تین خطبے مسنون ہیں۔ پہلا سات ذوالحجہ کو ظہر کے بعد جس میں امام حج کے احکام بتائے، دوسرا نویں ذوالحجہ کو عرفات کی مسجد نمرہ میں زوال کے بعد لیکن نماز سے پہلے۔ تیسرا گیارہویں ذوالحجہ کو منیٰ کی مسجد خیف میں ظہر کے بعد۔(102)

حج کے پانچ یا چھ دن

پہلا دن: 8 ذوالحجہ کے کام

1- عمرہ سے فارغ ہوکر آپ چونکہ اہل مکہ کے حکم میں ہوگئے تھے اور اہل مکہ کے لئے حج کی میقات حرم ہے لہٰذا آپ مسجد حرام میں جا کر حج کا احرام باندھئے کہ یہ مستحب ہے اگرچہ آپ حدود حرم کے اندر اندر کسی بھی جگہ سے احرام باندھ سکتے ہیں۔(103) احرام باندھنے اور اس کی پابندی کرنے میں ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھئے جو شروع میں ذکر ہوئیں۔

حج کی سواری پر سوار ہوتے وقت حضور ﷺ کی دعاء

اَللّٰھُمَّ حِجَّۃٌ لَّا رِیَاءَ فِیۡھَا وَلَا سُمۡعَۃَ. (ابن ماجه)

یا اللہ! میرے حج کو ایسا بنا دے جس میں دکھلاوا اور شہرت نہ ہو۔

شروع میں لکھی گئی سواری پر بیٹھنے کی دیگر دعائیں بھی پڑھ لیں۔

2- حج کا احرام باندھنے کے بعد آپ مکہ مکرمہ سے منیٰ کو روانہ ہو جائیے اور ایسے وقت جائیے کہ ظہر کی نماز بہر حال منیٰ میں پہنچ کر پڑھیے۔(104) اگر رش کی وجہ سے معلم فجر سے پہلے رات کو احرام باندھ کر منیٰ چلنے کا کہے تو یہ بھی درست ہے۔

3- 8 ذوالحجہ کی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور 9 ذوالحجہ کی فجر یہ پانچ نمازیں منی میں پڑھیے۔(105)

تنبیہ: منی کے بجائے مزدلفہ میں قیام

8 ذوالحجہ کو منی جانا اور منی میں مذکورہ بالا پانچ نمازیں ادا کرنا اور نویں کی رات کا اکثر حصہ منی میں گزارنا سنت ہے۔ باقی اوقات منی میں گزارنا مستحب ہے۔ اسی طرح مزدلفہ میں وقوف کے بعد دسویں اور بعد کے ایام منی میں گزارنا مستحب ہے اور ان کی راتیں منیٰ میں گزارنا سنت ہے۔(106)

لہٰذا بلا عذر ان راتوں کو منیٰ کے علاوہ کہیں اور گزارنا مکروہ ہے لیکن اس پر کچھ جزا نہیں آتی۔(107)

رش کے زیادہ ہونے اور جگہ کی تنگی ہونے کی وجہ سے سعودی حکومت کچھ حجاج کو مزدلفہ میں ٹھہراتی ہے۔

اس کی گنجائش ہے۔ البتہ ان لوگوں میں سے کوئی ہمت کرے اور منیٰ کی حدود میں جا کر وقت گزار سکے تو زیادہ ثواب کی بات ہے کہ سنت واستحباب پر بھی عمل ہو جائے گا۔

4- چونکہ آپ اب پھر احرام میں ہیں لہٰذا وقتاً فوقتاً تلبیہ کہتے رہیے۔

دوسرا دن: 9 ذوالحجہ کے کام

1- فجر کی نماز خوب اجالا کر کے پڑھیے اور نمازوں کے بعد تکبیر تشریق بھی کہیے۔ تکبیر تشریق کو 13 ذوالحجہ کی عصر کے بعد پڑھ کر بند کیجیے۔(108)

2- سورج نکلنے کے بعد عرفات کی طرف چلیے اور راستے میں تلبیہ، تکبیر اور تہلیل (یعنی اللّٰہُ اَکْبَرُ

اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) کہتے جائیے۔(109)
اگر رش کی وجہ سے معلم رات میں ہی لے جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

3- وقوف عرفہ

(i) اس کا عرفات میں ہونا حج کا پہلا رکن اور فرض ہے۔(110)

(ii) 9 ذوالحجہ کے زوال سے لے کر 10 ذوالحجہ کے طلوع فجر تک اس کا وقت ہے۔(111) اگر آپ ایک لمحہ کے لیے بھی اس میں سے گزر جائیں خواہ کسی طرح سے ہو اور نیت ہو یا نہ ہو، عرفات کا علم ہو یا نہ ہو، سوتے میں ہو یا جاگتے میں یا بے ہوشی کی حالت میں ہو اس سے وقوف کا فرض ادا ہو جاتا

ہے۔ اگر آپ اس پورے وقت میں ایک لمحہ کے لیے بھی عرفات میں داخل نہیں ہوئے تو وقوف نہیں ہوا اور اس سے حج بھی نہیں ہوتا۔

4- (i) عرفات میں جس جگہ چاہے ٹھہریئے لیکن راستہ میں نہ ٹھہریئے اور لوگوں سے بالکل علیحدہ ہو کر بھی نہ ٹھہریئے۔

(ii) بطن عرنہ کی وادی جو عرفات کی مسجد نمرہ کی مغربی دیوار کے ساتھ متصل ہے اس میں وقوف نہ کیجئے کیونکہ وہ وقوف کی جگہ نہیں ہے۔ (112)

(iii) جبل رحمت جو کہ عرفات کا ایک پہاڑ ہے اس کے قریب وقوف کرنا افضل ہے۔ (113) جبل رحمت کے اوپر چڑھ کر وقوف کیا جائے تو وقوف ہو

جائے گا لیکن چونکہ لوگ اس کو فضیلت سمجھنے لگے ہیں حالانکہ اس پر چڑھ کر وقوف کرنے میں کوئی زائد فضیلت نہیں ہے اس لئے اس پر چڑھ کر وقوف کرنے سے پرہیز کیجئے۔

5- زوال کے بعد امام منبر پر بیٹھ جائے اور مؤذن اذان کہے۔ اس کے بعد امام جمعہ کی طرح سے دو خطبے دے جن میں حج کے احکام بیان کئے جائیں۔(114)

6- خطبہ سے فارغ ہوکر جب امام منبر سے اتر آئے تو مؤذن اقامت کہے اور امام ظہر کی نماز پڑھائے۔(115) پھر سنتیں پڑھے بغیر ہی مؤذن دوسری مرتبہ اقامت کہے اور امام عصر کی نماز

پڑھائے۔ عصر کی نماز کے بعد بھی سنتیں اور نفل نہ پڑھی جائیں گی۔ ہر نماز کے بعد تکبیر تشریق کہی جائے گی۔(116)

ظہر اور عصر کی نمازوں کو اس طرح ظہر کے وقت میں جمع کرنے کی ترتیب صرف اس وقت ہے جب آپ حکومت کی طرف سے مقرر امام حج کے ساتھ باجماعت نماز پڑھیں۔ اگر آپ اپنی اپنی تنہا نماز پڑھیں یا کچھ لوگ اپنی علیحدہ جماعت کرائیں تو اس وقت دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں۔ ہر نماز کو اس کے وقت میں پڑھئے۔(117)

عرفات کی دعائیں اور ذکر

کثرت سے تلبیہ پڑھئے۔ اور تلبیہ کہنے کے بعد

یہ کلمات بھی کہئے إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْآخِرَةِ یعنی خیر و خوبی تو بس آخرت کی خیر و خوبی ہے۔
(حصن حصین)

عرفات میں حضور ﷺ کی دعائیں

حضور ﷺ عرفات کے دن کثرت کے ساتھ یہ دعاء مانگتے تھے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا تمام ملک ہے اور اس کی

سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَ خَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ وَ إِلَیْكَ مَآبِیْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِیْ أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْءُ بِهِ الرِّیْحُ.

اے اللہ تیرے لیے تعریف ہے جس طرح تو نے بتایا ہے اور اس سے بہتر جو ہم کرتے ہیں۔ اے اللہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت تیرے لیے ہے اور تیری طرف میرا لوٹنا ہے اور اے میرے رب تیرے لیے میری میراث ہے۔ اے

اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور دل کے وسوسہ سے اور معاملہ کی پراگندگی سے اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر اس شر سے جو ہوا لے کر آئے۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحدَهٗ لَاشَرِیکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا. اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا یَلِجُ فِیْ اللَّیْلِ وَ مِنْ شَرِّمَا یَلِجُ فِیْ النَّهَارِ وشَرِّ مَاتَهُبُّ بِهٖ الرِّیَاحُ. (حصن حصین)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا

کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما اور میرے سننے اور دیکھنے میں نور پیدا فرما۔ اے اللہ! میرا سینہ کھول دے اور میرے کام آسان فرما۔ اے اللہ! میں دل کے وسوسوں سے اور کاموں کے انتشار سے اور قبر کی آزمائش سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رات میں آنے والی چیزوں کے شر سے اور دن میں آنے والی چیزوں کے شر سے اور ہواؤں کے ساتھ آنے والی چیزوں کے شر سے۔

رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن یہ آیت پڑھی

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ.

اس کے بعد فرمایا:

وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ يَا رَبِّ.

(مسند احمد)

اللہ تعالیٰ نے اور فرشتوں نے اور اہل علم نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہی انصاف کا حاکم ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، زبردست حکمت والا ہے۔

اور یا رب! میں اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَرٰی مَکَانِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ لَا يَخْفٰی عَلَيْکَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ أَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ، أَسْأَلُکَ مَسْأَلَةَ الْمِسْکِيْنِ وَأَبْتَهِلُ اِلَيْکَ

ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَأَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهُ وَفَاضَتْ لَكَ عِبْرَتُهُ وَذَلَّ لَكَ جِسْمُهُ وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهُ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ شَقِيًّا وَكُنْ بِيْ رَؤُوْفاً رَّحِيْماً يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ. (کتاب الدعا للطبرانی)

یا اللہ! تو میری بات سنتا ہے اور میرا ٹھکا تیرے سامنے ہے اور میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے۔ میری کوئی بات تجھ سے پوشیدہ نہیں، میں سختی میں مبتلا ہوں محتاج ہوں، فریاد اور پناہ کا طلبگار ہوں، ڈر رہا ہوں، لرز رہا ہوں، اپنے گناہوں کا پورا پورا اقرار کرتا ہوں، مسکین کی طرح تجھ سے مانگتا ہوں، ایک ذلیل مجرم کی طرح تیرے سامنے گڑگڑاتا ہوں اور تجھ کو پکارتا ہوں، جیسا کہ ایک

ڈرنے والا مصیبت زدہ پکارتا ہے جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہو اور جس کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہوں، جس کا سارا جسم تیرے سامنے ذلیل پڑا ہو اور اس کی ناک تیرے سامنے خاک آلود ہو۔ یا اللہ! تو مجھے اس مانگنے میں محروم نہ فرما اور میرے لیے بڑا مہربان اور بڑا رحیم ہو جا، اے ان سب سے بہتر جن سے سوال کیا جاتا ہے! اور اے ان سب سے بڑھ کر جود دینے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی دعائیں

أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ أَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ

بِالتَّقْویٰ وَ اغْفِرْلِیْ فِی الْآخِرَۃِ وَالْأُوْلیٰ.

اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ تمام ملک اسی کا ہے اور سب تعریف اسی کے لئے ہے۔ اے اللہ! تو اپنی ہدایت سے مجھے ہدایت دے اور پرہیز گاری سے مجھے پاک وصاف کر دے اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت کر دے۔

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ بِدِیْنِکَ وَطَوَاعِیَتِکَ وَطَوَاعِیَۃِ رَسُوْلِکَ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ حُدُوْدَکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَیُحِبُّ مَلَائِکَتَکَ

وَيُحِبُّ رُسُلَکَ وَيُحِبُّ عِبَادَکَ الصَّالِحِيْنَ،
اَللّٰهُمَّ حَبِّبْنِیْ اِلَيْکَ وَاِلٰی مَلَائِکَتِکَ وَاِلٰی
رُسُلِکَ وَاِلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِيْنَ، اَللّٰهُمَّ
يَسِّرْنِیْ لِلْيُسْرٰی وَجَنِّبْنِیْ الْعُسْرٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِیْ
الْآخِرَةِ وَ الْاُوْلٰی وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُتَّقِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ: اُدْعُوْنِیْ أَسْتَجِبْ لَکُمْ
وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، اَللّٰهُمَّ اِذْ هَدَيْتَنِیْ
لِلْاِسْلَامِ فَلَا تَنْزِعْنِیْ مِنْهُ وَلَا تَنْزِعْهُ مِنِّیْ حَتّٰی
تَقْبِضَنِیْ وَاَنَا عَلَيْهِ. (کنز العمال)

یا اللہ! اپنے دین، اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت
کے ذریعے میری حفاظت فرما۔ یا اللہ! مجھے اپنی حدود کی
نافرمانی سے بچا۔ یا اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے
جو تجھ سے محبت کرتے ہیں، تیرے ملائکہ سے محبت کرتے

ہیں، تیرے رسولوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے نیک بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ یا اللہ! مجھے اپنا، اپنے فرشتوں، اپنے پیغمبروں اور اپنے نیک بندوں کا محبوب بنا دے۔ یا اللہ! میرے لیے آسانی میسر فرما اور مشکل سے مجھے دور رکھ اور آخرت و دنیا میں میری مغفرت فرما۔ اور مجھے نیک پرہیز گار لوگوں کے پیشواؤں میں سے بنا دے۔ یا اللہ! تو نے کہا ہے مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ اور تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ یا اللہ! جب تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی۔ تو اب مجھے اس سے دور نہ کر اور نہ ہی اسے مجھ سے دور کر یہاں تک کہ مجھے موت آئے تو میں اسی پر مروں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَعَطَائِکَ رِزْقاً طَیِّباً مُّبَارَکًا. اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ أَمَرْتَ بِالدُّعَاءِ

وَقَضَيْتَ عَلىٰ نَفْسِکَ بِالْاِسْتِجَابَةِ وَأَنْتَ لَا تُخْلِفُ وَعْدَکَ وَلَا تُكَذِّبُ عَهْدَکَ. اَللّٰهُمَّ مَا أَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ فَحَبِّبْهُ اِلَيْنَا وَيَسِّرْهُ لَنَا، وَمَا كَرِهْتَ مِنْ شَيْءٍ فَكَرِّهْهُ اِلَيْنَا، وَجَنِّبْنَاهُ وَلَا تَنْزِعْ عَنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذْ أَعْطَيْتَنَا.

(کتاب الدعا للطبرانی)

یا اللہ میں تیرے فضل اور عطا میں سے پاکیزہ، برکت والے رزق کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! تو نے دعاء مانگنے کا حکم دیا ہے اور اپنے پر اس کے قبول کرنے کو طے کیا ہے اور تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور نہ ہی اپنا وعدہ توڑتا ہے۔ یا اللہ! جو خیر تجھ کو پسند ہے اس کی محبت ہمارے دل میں بھی ڈال دے اور ہمارے لیے اس کو آسان فرما اور جو چیز تجھ کو ناپسند ہے اس کی نفرت

ہمارے دل میں ڈال دے اور ہمیں اس سے دور رکھ اور
اسلام عطا فرمانے کے بعد ہمیں اس سے محروم نہ فرما۔

حضرت علیؓ کی دعاء

اَللّٰهُمَّ أَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَأَوْسِعْ لِیْ فِیْ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَاصْرِفْ عَنِّیْ فَسَقَةَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ فَإِنَّهٗ عَامَّةُ مَا اَدْعُوْکَ بِهٖ. (کنز العمال)

یا اللہ! مجھے آگ سے نجات عطا فرما، میرے حلال
رزق میں وسعت فرما اور شریر انسانوں اور جنوں کو مجھ
سے دور فرما، یہ وہ عام دعاء ہے جو میں تجھ سے کرتا ہوں۔

ان کے علاوہ اور جو دعاء چاہیں مانگئے۔ بہتر ہے
کہ اپنے ساتھ ملا علی قاری رحمہ اللہ کی ترتیب دی ہوئی
دعاؤں کی کتاب الحزب الاعظم رکھئے اور اس میں

سے دیکھ کر دعاء مانگئے۔

7- عرفات سے مزدلفہ کو روانگی

بغیر کسی عذر کے غروب کے بعد مزدلفہ کی طرف روانگی میں دیر نہ کیجئے۔(118)

8- مزدلفہ

مزدلفہ پہنچ کر وہاں مغرب اور عشاء کو عشاء کے وقت جمع کیجئے۔ چاہے اکیلے نماز پڑھیں یا جماعت کے ساتھ۔(119) مغرب کی نماز کے فوراً بعد عشاء کی نماز پڑھئے۔ دونوں کے لئے ایک ہی اقامت کہی جائے گی اور دونوں کے درمیان سنت و نفل نہ پڑھیں گے۔ مغرب کی دو سنتیں بھی عشاء کے فرض کے بعد پڑھئے۔(120)

9- نماز سے فارغ ہوکر آپ میں ہمت و طاقت ہوتو کچھ دیر عبادت کیجئے ورنہ آرام کیجئے

تیسرا دن: 10 ذوالحجہ کے کام

1- جب صبح صادق ہو جائے تو اندھیرے میں ہی فجر کی نماز پڑھیے۔ بہتر ہے کہ کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر جماعت کرلیں اور اگر مسجد میں جا کر امام حج کے ساتھ نماز ادا کرسکیں تو اور بھی بہتر ہے لیکن چونکہ رش بہت ہوتا ہے اور جگہ سے پوری واقفیت نہیں ہوتی اس لئے موجودہ حالات میں بہتر یہی ہے کہ ساتھیوں کے ساتھ رہیں۔

نماز کے بعد وقوف کریئے یعنی کھڑے ہوکر ذکرو دعاء میں مشغول ہو جائیے اور درود شریف، تکبیر،

تہلیل، استغفار، تلبیہ خوب کہئے اور دعاء میں ہاتھ اٹھائیے۔(121)

اس وقوف کا کرنا واجب ہے اگرچہ ذرا سی دیر کے لیے ہو۔ اگر کوئی اس وقت میں مزدلفہ سے گزر بھی جائے تو اس کا وقوف ہو جاتا ہے خواہ وہ کسی حالت میں ہو۔ چونکہ وقوف مزدلفہ واجب ہے اس لئے اگر کسی نے بلا عذر اس وقوف کو ترک کیا تو اس پر دم واجب ہو گا۔ بچے، عورتیں اور کمزور مرد اگر ہجوم کے خوف سے وقوف مزدلفہ چھوڑ دیں تو ان پر دم واجب نہ ہوگا۔(122)

2- مزدلفہ سے کھجور کی گٹھلی یا چنے اور لوبیے کے دانے کے برابر ستر کنکریاں اٹھا لیجئے تا کہ ان سے رمی کی جائے۔ یہ مستحب ہے اگرچہ کسی اور جگہ سے بھی یا

منی کی طرف جاتے ہوئے راستے میں سے بھی اٹھانا جائز ہے۔(123)

3- مزدلفہ سے منیٰ کو روانگی

i-جب سورج نکلنے میں دو رکعت کے بقدر وقت رہ جائے تو آپ منیٰ کی طرف چلئے۔ راستہ میں ذکر اور تلبیہ کہتے رہیے۔ جب وادی محسر میں سے گزریں تو اس میں دوڑ کر نکلئے۔(124)

ii- کمزور افراد طلوع فجر سے پہلے اندھیرے میں مزدلفہ کے وقوف کے بغیر منیٰ جا سکتے ہیں۔(125)

4- رمی

منیٰ واپس آنے کے بعد حج کا سب سے پہلا کام صرف سب سے آخری جمرہ یعنی جمرہ عقبہ کی رمی

یعنی کنکری مارنا ہے۔ اس جمرہ کو جمرہ اخری اور جمرہ کبری اور بڑا شیطان بھی کہا جاتا ہے۔ یہ رمی واجب ہے۔(126)

i- اس رمی کا وقت 10 ذوالحجہ کی صبح صادق سے لے کر 11 ذوالحجہ کی صبح صادق تک ہے لیکن اس میں سے صبح صادق سے سورج نکلنے تک کا وقت مکروہ ہے۔ سورج نکلنے سے زوال تک مسنون وقت ہے، زوال سے غروب تک مباح وقت ہے، اور غروب سے 11 ذوالحجہ کی صبح صادق تک مکروہ ہے اگرچہ رمی بہرحال ہو جاتی ہے۔(127)

عورتیں مریض اور کمزور لوگ اگر ہجوم کے خوف سے سویرے آ کر کریں یا مغرب کے بعد کریں تو

ان کے لیے مکروہ نہیں۔(128)

ii- کنکری مارنے کے لئے اس طرح کھڑے ہوں کہ منیٰ دائیں جانب ہو اور کعبہ بائیں جانب ہو۔ یہ سنت طریقہ ہے لیکن ہجوم کے خوف سے کسی طرف سے بھی مار سکتے ہیں۔(129)

iii- جمرہ عقبہ پر رمی شروع کرنے کے وقت تلبیہ پڑھنا بند کر دیجئے۔(130)

iv- کنکری مارنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کنکری کو انگوٹھے اور انگشت شہادت سے پکڑ کر ماریئے۔ ویسے جس طرح سے بھی پکڑ کر ماریں گے جائز ہے۔(131) اور ہر کنکری مارنے کے وقت تکبیر کہئے۔(132)

v- دائیں ہاتھ سے کنکری مارنا مستحب ہے اور کنکر مارنے کے لیے ہاتھ کو اتنا اونچا اٹھانا مستحب ہے کہ بغل کھل جائے۔(133)

vi- سات کنکریوں کو علیحدہ علیحدہ ماریں۔ اگر ساتوں کنکریوں کو ایک ہی دفعہ مارا تو ایک کنکری مارنا شمار ہو گا۔(134)

vii- جب تک آدمی معذور نہ ہو خود رمی کرنا ضروری ہے۔ رمی کے بارے میں وہ شخص مریض اور معذور سمجھا جائے گا۔ جو کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو اور جمرات تک پیدل یا وہیل چیئر پر بیٹھ کر آنے میں سخت تکلیف کا اندیشہ ہو۔ اگر وہیل چیئر پر بیٹھ کر جمرات تک آ سکتا ہے اور مرض کی زیادتی اور تکلیف کا اندیشہ نہیں ہے تو اس کو خود

رمی کرنا ضروری ہے دوسرے سے رمی کرانا جائز نہیں۔ البتہ اگر وھیل چیئر میسر نہ ہو یا کوئی اور شخص اٹھا کر لے جانے والا نہ ہو تو معذور ہے دوسرے سے رمی کرا سکتا ہے۔(135)

viii- عورت اور مرد کے لیے رمی کے احکام یکساں ہیں البتہ عورت کو رات میں رمی کرنا افضل ہے۔(136) عورت کی طرف سے کسی دوسرے کو اس کا نائب بن کر ہجوم کی وجہ سے رمی کرنا جائز نہیں ہے۔

ix- کنکری مارتے ہوئے جمرہ کے ستون یا دیوار پر نہ مارنا چاہیے بلکہ جہاں کنکریاں جمع ہوتی ہیں اس پر مارئے۔(137)

رمی سے فارغ ہو کر بغیر ٹھہرے یہ دعاء مانگئے۔

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا. (حصن حصین)

اے اللہ! تو اس حج کو مبرور یعنی پاک صاف اور مقبول حج بنادے اور ہر گناہ کو بخشا ہوا کردے۔

xi-جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کے بعد فوراً پلٹ آئیے وہاں نہ رکیئے۔(138)

5- قربانی

حج تمتع اور حج قران کرنے والوں پر شکرانہ کا ایک دم واجب ہوتا ہے۔(139) اس کے لیے ایک جانور ذبح کرنا ہوتا ہے۔ حج افراد والے پر یہ قربانی لازمی نہیں ہوتی۔(140) اگر آپ 10 ذوالحجہ کو کسی وجہ سے قربانی نہ کرسکیں تو 11 ذوالحجہ کو کیجئے ورنہ 12 ذوالحجہ کو غروب

سے پہلے پہلے ضرور کر لیجئے۔ یہ دم شکرانہ عید کی قربانی سے علیحدہ ہوتا ہے۔ یہ قربانی صرف منیٰ میں ہی ہوسکتی ہے کہیں اور نہیں ہوتی۔(141)

اور اگر آپ کسی وجہ سے مثلاً مزید مالی وسائل نہ ہونے کی وجہ سے دم شکرانہ دینے سے عاجز ہوں تو اس کی جگہ آپ دس روزے رکھئے۔ان میں سے:

تین حج کے دنوں میں یعنی دسویں ذوالحجہ سے پہلے رکھئے۔ان کو متفرق طور سے رکھنا جائز ہے لیکن پے در پے رکھنا افضل ہے اور ساتویں، آٹھویں اور نویں ذوالحجہ کو رکھنا بہتر ہے۔لیکن اگر اندیشہ ہو کہ روزہ سے کمزوری ہو جائے گی اور عرفات کے وقوف میں خلل آئے گا تو نویں سے پہلے فارغ ہونا افضل

ہے۔(142)

باقی سات روزے آپ حج کے بعد اور ایام تشریق گزرنے کے بعد رکھئے۔ اپنے گھر آ کر رکھیں تو یہ افضل ہے لیکن اگر آپ کو حج کے بعد مکہ مکرمہ میں یا مدینہ منورہ میں کچھ دن ٹھہرنا ہے اور آپ یہیں وہ روزے بھی رکھ لیں تو جائز ہے۔ پھر اگرچہ ان کو بھی لگاتار رکھنا افضل ہے لیکن متفرق طور سے رکھنا بھی جائز ہے۔(143)

اگر دس ذوالحجہ سے پہلے تین روزے نہ رکھ سکیں تو قربانی کرنا لازمی ہے۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جس سے (قربانی کے بدلہ میں) ایام حج میں تین دن

کے روزے رہ جائیں فرمایا اس کو بس اب قربانی ہی کرنی ہوگی اور یہ ناگزیر ہے اگرچہ وہ اپنے کپڑے ہی بیچ کر کرے۔

قربانی کرنے کا طریقہ اور دعاء

جو شخص خود ذبح کرنا جانتا ہو، اس کے لیے اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے اور اگر ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو اس کا ذبح کے وقت قربانی کے پاس کھڑا ہونا مستحب ہے، اگر ذبح کی جگہ پر حاضر نہ ہو اور دوسرے سے ذبح کروادے تو یہ بھی درست ہے۔(144)

ذبح سے پہلے جانور کو قبلہ رُخ لٹا کر حضرت علیؓ سے منقول یہ دعاء پڑھیں:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفاً وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لاَ شَرِيْكَ لَهٗ، وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ ...... بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. (ابوداؤد)

(خالی جگہ پر اپنا نام ذکر کریں)۔

میں نے دینِ ابراہیمی کی پیروی کرتے ہوئے اپنا رُخ یکسو ہو کر اس ذات کی طرف پھیر لیا جس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، یقیناً میری نماز اور میری ساری عبادات اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خالص اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ہوا ہے اور میں ماننے والوں میں سے ہوں۔ (یہ قربانی)

تیری طرف سے (عطا) ہے اور تیری رضا کے لیے ہے۔
(اس کو قبول فرما) اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کرتا ہوں اور
اللہ سب سے بڑا ہے۔

حلق یا قصر

6- دم تمتع دینے کے بعد اب آپ بال منڈوائیں۔ انگلی کے ایک پورے کے بقدر بال کتروانے کی بھی اجازت ہے۔ (145) عورت بھی ایک پورے کے برابر بال کاٹے۔ (146)

رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب واجب ہے اور اس کے

خلاف کرنے سے دم واجب ہوتا ہے۔

(بڑے تابعی) حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے ذبح سے پہلے سر مونڈوایا یا بال کٹوائے تو وہ ایک دم دے اور اس کی دلیل کے طور پر انھوں نے یہ آیت پڑھی۔ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُ وْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ (سورہ بقرہ: 196) یعنی پھر اگر کسی دشمن کی جانب سے یا کسی مرض کے سبب سے حج وعمرہ کے پورا کرنے سے روک دیئے جاؤ تو اس حالت میں یہ حکم ہے کہ قربانی کا جانور جو کچھ میسر ہو حرم میں پہنچا کر ذبح کرو اور (احرام کھولنے کے لئے) اپنے سروں کو اس وقت تک نہ مونڈ واؤ جب تک قربانی کا جانور حرم پہنچ کر ذبح نہ ہو جائے۔

اگرچہ آیت کا یہ حکم کہ قربانی کا جانور جب تک حرم میں پہنچ کر ذبح نہ ہو جائے اس وقت تک سر نہ مونڈ واؤ بظاہر اس شخص کے لئے ہے جو حج وعمرہ پورا کرنے سے روک دیا گیا ہو لیکن حج پورا کرنے والے کے لئے بھی یہی حکم قیاس کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے بلکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بھی اس کے موافق منقول ہے۔(147)

تنبیہ: اب چند سالوں سے سعودی حکومت کی جانب سے بڑے پیمانہ پر بینک کے ذریعے قربانی کی تشہیر کی جاتی ہے۔ بینک کے ذریعہ قربانی کرنے میں ترتیب کو قائم نہیں رکھا جا سکتا اس لیے آپ کے گروپ والے مل کر قربانی کا بندوبست کریں یا آپ خود قربان

گاہ جا کر قربانی کریں یا مکہ مکرمہ کے مدرسہ صولتیہ کے قربانی کے نظم میں شریک ہو جائیں۔

اگر کسی نے حکومتی تشہیر سے متاثر ہو کر بینک سے قربانی کروالی ہو تو چونکہ دیگر ائمہ بلکہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک ترتیب سنت ہے اور اس کے خلاف کرنے سے دم واجب نہیں ہوتا لہٰذا موجودہ حالات میں اگر کوئی بینک کی تشہیر سے متاثر ہو کر بنک سے قربانی کرالے تو اس پر ترتیب کے خلاف کرنے کا دم واجب نہیں ہو گا۔ دم واجب نہ ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ بینک والے جو وقت دیتے ہیں ممکن ہے کہ اس حاجی کی قربانی اس وقت کے اندر ہو گئی ہو۔ لیکن اس کے باوجود جو شخص استطاعت رکھتا ہو اس

کے لیے دم دینا افضل ہے۔

7- بال منڈوانے یا کتروانے سے آپ احرام سے نکل گئے ہیں لہٰذا آپ کپڑے پہن سکتے ہیں، مونچھیں کتر سکتے ہیں، ناخن کاٹ سکتے ہیں اور خوشبو لگا سکتے ہیں لیکن چونکہ حج کا دوسرا رکن ابھی باقی ہے یعنی طواف زیارت جس کو ادا کئے بغیر آپ اپنی بیوی سے جسمانی تعلق قائم نہیں کر سکتے اگرچہ سالوں گزر جائیں۔ اگر طواف زیارت کئے بغیر جسمانی تعلق قائم کریں گے تو گناہ ہوگا یہی حکم عورت کا بھی ہے کہ جب تک وہ طواف زیارت نہ کرلے اس کا شوہر اس سے صحبت نہیں کرسکتا۔(148)

8-طواف زیارت

i- رمی، ذبح اور حلق سے فارغ ہونے کے بعد اب آپ کو بیت اللہ کا طواف کرنا ہے۔ یہ طواف حج کا رکن ہے اور فرض ہے اور اس کو طواف زیارت بھی کہتے ہیں۔ (149)

ii- یہ طواف 10 ذوالحجہ کو کرنا افضل ہے لیکن اگر اس دن ہمت نہ پڑے تو 11 ذوالحجہ کو بھی دن رات کسی وقت کر سکتے ہیں۔ اور 12 ذوالحجہ کو بھی کر سکتے ہیں لیکن 12 ذوالحجہ کے سورج کے غروب ہونے سے پہلے پہلے کرنا ضروری ہے۔ (150)

اگر 12 ذوالحجہ کا سورج غروب ہو جائے اور

طواف زیارت نہ کیا ہو تو طواف زیارت تو بہر حال پھر بھی کرنا ہے لیکن اس کے ساتھ تاخیر کی سزا کے طور پر ایک دم دینا لازم ہوگا۔(151)

iii- اگر عورت حیض کی وجہ سے طواف زیارت اس کے وقت میں نہ کر سکے تو دم واجب نہ ہوگا۔ البتہ پاک ہونے کے بعد اس کو طواف کرنا ہی ہوگا۔(152)

iv- طواف زیارت کو رمی اور حلق کے بعد کرنا سنت ہے واجب نہیں ہے لہٰذا اگر کوئی مزدلفہ سے آتے ہی طواف زیارت کر آئے اور رمی حلق وغیرہ بعد میں کرے تو یہ بھی جائز ہے لیکن سنت پر عمل کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

9- طواف زیارت سے فارغ ہو کر حجر اسود کا ایک

مرتبہ پھر استلام کیجئے اور باب الصفا سے نکل کر صفا کی طرف جائیے اور حج کی سعی کیجئے۔(153)

(i) حج کی سعی کو حج کے مہینوں کے اندر کرنا شرط نہیں ہے لہٰذا اگر کسی نے 12 ذوالحجہ کے بعد سعی کی تو وہ بھی ہو جائے گی اور دم واجب نہ ہوگا لیکن یہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

(ii) اگر کوئی عذر ہو یا بہت تھکان ہو تو آپ سعی کو متفرق طور سے بھی کر سکتے ہیں مثلاً کچھ چکر صبح لگا لئے اور کچھ چکر شام کو لگا لئے یا دوسرے دن لگا لئے۔(154)

(iii) 8 ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھنے کے بعد اگر آپ اضطباع اور رمل کے ساتھ نفلی طواف کریں

اوراس کے بعد سعی کرلیں تو یہ حج کی سعی ہو جائے گی اور پھر 10 ذوالحجہ کو نہ کرنی ہو گی مگر افضل یہ ہے کہ سعی طواف زیارت کے بعد کیجئے۔(155)

10- سعی کے بعد دوبارہ منی واپس آجایئے اور حج کے باقی دن اور راتیں وہاں گزاریئے۔(156)

تنبیہ: کوئی عذر ہو تو رات مکہ مکرمہ میں بھی گزار سکتے ہیں۔

چوتھا دن: 11 ذوالحجہ کے کام

اگر آپ قربانی اور طواف زیارت 10 ذوالحجہ کو کر چکے ہیں تو آج آپ کو زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے۔ باقی دن آپ عبادت و ذکر میں گزاریئے۔

13,12,11 ذوالحجہ میں رمی کا طریقہ(158)

ظہر کی نماز کے بعد جمرات کی طرف جائیے۔ سب سے پہلے جمرہ اولی یعنی پہلے جمرہ کو سات کنکریاں ماریئے۔ مارنے کا طریقہ وہی ہے جو 10 ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے سلسلہ میں پیچھے بتایا گیا ہے۔ اس جمرہ کی رمی کے بعد ذرا آگے کو بڑھ کر اور قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کیجئے اور دعاء مانگئے۔

اس کے بعد جمرہ وسطی یعنی درمیانی جمرہ پر آیئے اور اس پر بھی سات کنکریاں اسی طریقے سے ماریئے اور پھر کچھ بائیں جانب کو قبلہ رخ ہو کر تسبیح وتہلیل وتکبیر کیجئے اور

دعاء مانگئے۔

اس کے بعد جمرہ عقبہ یعنی آخری جمرہ کی رمی کیجئے۔ اس جمرہ کی رمی کے بعد ٹھہر کر دعاء نہ کیجئے اور اپنی قیام گاہ میں واپس آجائیے۔(159)

تنبیہ: آجکل سعودی حکومت اس بات کی خوب تشہیر کرتی ہے کہ گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں کی رمی کا وقت صبح طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے۔ سعودی حکومت کی غرض انتظامی سہولت ہو گی لیکن سعودی حکومت کا اختیار کردہ یہ مسئلہ غلط ہے۔ ان تین دنوں میں سے گیارہویں اور بارہویں کی رمی کا وقت بالاتفاق سورج کے زوال سے شروع ہوتا ہے لہٰذا حاجیوں کو زوال سے پہلے رمی نہ کرنی

چاہیے کہ یہ جائز نہیں۔

البتہ تیرھویں کی رمی اگر طلوع فجر کے بعد کر لی جائے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس سے دم نہیں آتا مگر کراہت تنزیہی ہوتی ہے۔ لیکن دیگر ائمہ کے نزدیک تیرہویں کی رمی بھی زوال سے قبل کرنے سے دم آجاتا ہے۔

پانچواں دن: 12 ذوالحجہ کے کام

1- گیارہویں تاریخ کی طرح آج بھی اسی طرح زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے۔

2- اگر آپ چاہیں تو کنکریاں مار کر سورج کے غروب سے پہلے پہلے منی سے نکل کر مکہ مکرمہ واپس جا سکتے ہیں۔(160) غروب کے بعد منی سے نکلنا مکروہ

ہے اگرچہ تیرہویں تاریخ کی رمی واجب نہیں ہو گی لیکن تیرہویں کی رمی کرنے کے بعد واپس آنا افضل ہے۔

چھٹا دن: 13 ذوالحجہ کے کام

اگر آپ 12 ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ نہیں گئے اور 13 ذوالحجہ کی صبح صادق کے وقت آپ منیٰ میں ہیں تو آپ پر 13 تاریخ کی رمی بھی واجب ہو گئی۔ اب آپ ظہر کی نماز پڑھ کر تینوں جمرات کی رمی کیجئے اور اس کے بعد مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوں۔

مکہ مکرمہ کو واپسی

بارہویں یا تیرہویں کو زوال کے بعد رمی کر کے مکہ مکرمہ چل دیں اور اگر ہو سکے تو محصب (آج کل اس

علاقہ کا نام ملاوی ہے، ادھر کی مشہور مسجد الاجابۃ ہے) میں ٹھہریں اور ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں وہاں پڑھیے کہ یہی سنت ہے۔ اگر اتنا نہ ٹھہر سکیں تو کچھ ہی دیر ٹھہر جائیں۔(161)

طواف وداع

حج سے فارغ ہو کر جب آپ کا مکہ مکرمہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو طواف وداع کیجئے۔(162) اس میں رمل نہیں کرنا اور اس کے بعد سعی بھی نہیں ہے۔(163) طواف وداع کے بعد اگر مکہ مکرمہ میں مزید کچھ قیام ہو گیا تو پھر چلنے کے وقت دوبارہ طواف وداع کرنا مستحب ہے۔(164)

i- طواف وداع میقات سے باہر رہنے والے

آفاقیوں پر واجب ہے۔ جس کو نہ کرنے سے دم آ جاتا ہے۔(165)

اگر حج سے فارغ ہونے کے بعد کوئی بھی نفلی طواف کر چکے ہوں تو وہ طواف خود بخود طواف وداع بن جائے گا اور دم نہ آئے گا۔(166)

ii- طواف وداع حائضہ عورت کو معاف ہے۔(167)

مکہ مکرمہ سے روانگی

عکرمہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی تحریر میں لکھا دیکھا کہ جب کوئی شخص حج سے فارغ ہو کر بیت اللہ سے رخصت ہونا چاہے تو طواف وداع کے لیے آئے طواف سے فارغ ہو کر ملتزم پر آئے اپنا رخسار اس پر رکھ دے اپنے ہاتھ

پچھا دے اور کہے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذا وِدَاعِیْ بَیْتَکَ فَحَرِّ مْنِیْ وَ عِیَالِیْ عَلی النَّارِ اَللّٰھُمَّ خَرَجْتُ اِلَیْکَ بِغَیْرِ مِنَّۃٍ عَلَیْکَ اَنْتَ أَخْرَجْتَنِیْ فَإِن کُنْتَ قَدْغَفَرْتَ ذُنُوْبِیْ وَ أَصْلَحْتَ عُیُوْبِیْ وَطَھَّرْتَ قَلْبِیْ وَکَفَیْتَنِی الْمُھِمَّ مِنْ دُنْیَایَ وَ اٰخِرَتِیْ فَلَایَنْقَلِبُ الْمُنْقَلِبُوْنَ اِلّا لِفَضْلٍ مِنْکَ وإِن لَمْ تَکُنْ فَعَلْتَ ذٰلِکَ فَذُنُوْبِیْ وَمَاقَدَّمَتْ یَدَایَ فَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ. (اخبار مکۃ للفاکھی)

ترجمہ: اے اللہ! یہ میرا تیرے گھر کو الوداع کرنا ہے
تو تو مجھے اور میرے عیال کو جہنم کی آگ پر حرام فرما۔
اے اللہ! میں تیری طرف نکلا تجھ پر کوئی احسان رکھے

بغیر (بلکہ) تو نے مجھے نکالا تھا۔ تو اگر تو نے میرے گناہ معاف کر دیئے ہیں اور میرے عیوب کی اصلاح کر دی ہے اور میرے دل کو پاکیزہ کر دیا ہے اور میری دنیا وآخرت کے تمام اہم امور کے لیے تو کافی ہو چکا ہے تو (ایسے) لوٹنے والے تیرے فضل (کے ساتھ) لوٹتے ہیں۔
اور اگر تو نے (میرے ساتھ یہ سب کچھ) نہیں کیا تو (یہ) میرے گناہ اور میرے اعمال ہیں تو تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔

امام شافعیؒ کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ، وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ أَمَتِكَ، حَمَلْتَنِي عَلَى مَا سَخَّرْتَ لِي مِنْ خَلْقِكَ، حَتَّى سَيَّرْتَنِي فِي

بِلادِکَ، وَبَلَّغْتَنِي بِنِعْمَتِکَ حَتَّى أَعَنْتَنِي عَلَى قَضاءِ مَناسِکِکَ، فَإِنْ کُنْتَ رَضِيتَ عَنِّي فَازْدَدْ عَنِّي رِضًا، وَإِلَّا فَمِنَ الْآن قَبْلَ أَنْ تَنْأَى عَنْ بَيْتِکَ دَارِي، فَهَذَا أَوَانُ انْصِرَافِي إِنْ أَذِنْتَ لِي غَيْرَ مُسْتَبْدِلٍ بِکَ وَلَا بِبَيْتِکَ وَلَا رَاغِبٍ عَنْکَ، وَلَا عَنْ بَيْتِکَ. اَللّٰهُمَّ فَاصْحَبْنِي بِالْعَافِيَةِ فِي بَدَنِي، وَالْعِصْمَةِ فِي دِينِي وَأَحْسِنْ مُنْقَلَبِي، وَارْزُقْنِي طَاعَتَکَ مَا أَبْقَيْتَنِي.

اے اللہ! یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے تیرے بندے اور بندی کی اولاد ہے تو نے مجھے اس سواری پر سوار کرایا جو تو نے اپنی مخلوقات میں سے میرے

لیے مسخر کی حتی کہ تو نے مجھے اپنے شہروں میں پھرایا اور تو نے مجھے اپنے انعام سے (یہاں تک) پہنچایا حتی کہ تو نے اپنے مناسک کی ادائیگی میں میری مدد کی تو اگر تو مجھ سے راضی ہو چکا تو مجھ سے اپنی رضا بڑھا دے ورنہ اب راضی ہو جا قبل اس کے کہ میں تیرے گھر سے دور ہوؤں۔ اگر تیری اجازت ہے تو یہ میری واپسی کا وقت ہے لیکن تجھے اور تیرے گھر کے بدلہ میں کسی اور کے لیےنہیں اور نہ ہی تجھ سے اور تیرے گھر سے بیزار ہو کر۔ اے اللہ! تو میرے بدن میں عافیت عطا فرما اور میرے دین کی حفاظت فرما اور میری واپسی اچھی کر دے اور جب تک تو مجھے زندہ رکھے اپنی طاعت وفرمانبرداری عطا فرما۔

باب:11

حج قران اور حج اِفراد

حج قران

پیچھے آپ کو حج تمتع کا پورا طریقہ بتایا گیا ہے۔
حج قران کا بھی تقریباً وہی طریقہ ہے۔صرف اتنا فرق ہے کہ:

1- عمرہ کی سعی کے بعد آپ نے اپنے بال نہیں کٹوانے اور احرام نہیں کھولنا۔(168)

2- عمرہ کی سعی کے بعد جتنی جلدی ہو سکے ایک طواف کیجئے جس کو طواف قدوم کہا جاتا ہے۔اس طواف کا طریقہ وہی ہے جو عمرہ کے طواف میں بیان ہوا۔اس

طواف میں اضطباع بھی کیجئے اور رمل بھی کریں۔ اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کیجئے۔ یہ حج کی سعی ہوگی۔اس طرح کرنا افضل ہے۔(169)

3- اگر آپ ابھی حج کی سعی نہ کریں تو اس کو طواف زیارت کے بعد بھی کر سکتے ہیں البتہ اس صورت میں طواف قدوم میں نہ اضطباع کیجئے اور نہ رمل کیجئے۔

4- تمتع کرنے والے کی طرح قران کرنے والے پر بھی ایک دم شکرانہ یعنی قربانی واجب ہوتی ہے۔(170)

5- اگر آپ احرام کے کسی ممنوع کام کا ارتکاب کریں گے تو آپ پر دوگنی سزا ہوگی کیونکہ آپ دو احرام

میں ہیں۔

حج افراد

1- تمتع اور قران کے برعکس حج افراد کے ساتھ عمرہ نہیں ہوتا بلکہ صرف حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔

2- حج افراد کرنے والا مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلے طواف قدوم کرے۔(171)

3- اگر طواف قدوم کے بعد حج کی سعی کرنی ہو تو طواف قدوم میں اضطباع اور رمل بھی کرے اور اگر ابھی سعی کرنے کا ارادہ نہ ہو تو اس میں اضطباع اور رمل نہ کرے۔

4- حج افراد کرنے والے کو حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرنا افضل ہے۔

باب:12

حج کے واجبات اور ان کو ترک کرنے کی جزا

I- حج کے مندرجہ ذیل چھ واجبات وہ ہیں جو بلاواسطہ ہیں:

1- وقوف مزدلفہ

2- رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا

3- قران اور تمتع کرنے والوں کو دم شکرانہ دینا۔

4- حلق یعنی سر کے بال مونڈوانا یا تقصیر یعنی ایک پورے کے بقدر بال کتروانا۔

5-صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

6- آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والوں کو طواف

وداع کرنا۔

II- حج کے کچھ واجبات وہ ہیں جو بالواسطہ ہیں مثلاً وہ حج کے فرائض کے واجبات ہیں یا حج کے واجبات کے واجبات اور شرائط ہیں جیسے:

1- طواف کے واجبات

i- حدث اصغر و اکبر دونوں سے پاک ہونا۔

ii- ستر عورت ہونا۔

iii- جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو اس کو پیادہ طواف کرنا۔

iv- طواف اس طرح سے کرنا کہ حجر اسود کے بعد بیت اللہ کا دروازہ آئے پھر حطیم آئے پھر رکن یمانی آئے۔

v- حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔

vi- طواف کے دو نفل ادا کرنا۔

vii- طواف کے چار پھیرے فرض ہیں اور باقی تین واجب ہیں۔

2- سعی کے واجبات

i- سعی صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔

ii- پیدل کرنے پر قدرت ہو تو سعی پیدل کرنا۔

iii- سعی کے چار پھیرے فرض ہیں اور باقی تین واجب ہیں۔

3- نویں ذوالحجہ کو زوال سے لے کر سورج غروب ہونے تک عرفات میں ٹھہرنا اور وقوف کرنا۔

4- مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو اکٹھا

پڑھنا۔

5- دسویں کی رمی، قربانی اور حلق کے درمیان ترتیب۔

6- طواف زیارت کو قربانی کے دنوں میں ادا کرنا۔

یہ موٹے موٹے کل بیس واجبات ہیں۔ ان کے ترک پر جزا کے اعتبار سے ان کی تین قسمیں ہیں۔

I- جن کے ترک پر دم کسی حال میں واجب نہیں ہوتا خواہ عذر سے ترک کیا ہو یا بلا عذر ترک کیا ہو۔

مذکورہ بیس میں سے یہ صرف طواف کے دو نفل ہیں۔

II- جن کو شرعی عذر سے ترک کیا ہو تو دم معاف

ہوتا ہے اور اگر شرعی عذر کے بغیر کیا ہو تو دم واجب ہوتا ہے۔

شرعی عذر سے مراد وہ عذر ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے لاحق ہو۔ اگر مخلوق کی طرف سے لاحق ہوا ہو تو شرعی عذر نہیں ہے۔ یہ واجبات مندرجہ ذیل ہیں:

1- صفا اور مروہ کے درمیان سعی۔

اس کو مرض کے عذر کی وجہ سے ترک کیا تو دم واجب نہ ہوگا۔

2- طواف کو پیدل کرنا

3- سعی کو پیدل کرنا۔

بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے طواف وسعی کو پیدل نہ کیا بلکہ وھیل چیئر پر کیا تو دم واجب نہ ہوگا۔

4- وقوف مزدلفہ

ہجوم کی وجہ سے بوڑھے اور کمزور مردوں اور کمزور عورتوں کے وقوف مزدلفہ کو ترک کرنے میں دم واجب نہیں۔

5- سر کے بال منڈانا یا کتروانا۔

سر میں تکلیف کی وجہ سے اگر سر منڈوایا یا بال کتروائے تو صرف دم واجب نہ ہوگا۔ بلکہ اختیار ہوگا کہ چاہے دم دے یا ساڑھے دس کلو گندم چھ مسکینوں میں صدقہ کرے یا تین روزے رکھے۔

6- طواف زیارت کو قربانی کے دنوں میں کرنا

حیض ونفاس کی وجہ سے اگر عورت طواف زیارت کو قربانی کے دنوں سے مؤخر کرے تو دم واجب نہ ہو

گا۔اسی طرح اگر کوئی بیماری کی وجہ سے مؤخر کرے تو دم واجب نہ ہوگا۔

7- طواف وداع

حیض و نفاس کی وجہ سے طواف و داع کو ترک کرنے پر دم واجب نہیں۔

III- جن کے ترک پر ہر حال میں دم واجب ہوتا ہے خواہ عذر ہو یا نہ ہو۔

مذکورہ بالا بیس میں سے یہ باقی بارہ واجبات ہیں۔

1- رمی جمار۔

2- قران اور تمتع والوں کو دم شکرانہ دینا۔

3- آفاقی کے لیے طواف وداع

4- دوران طواف حدث اصغر و اکبر سے پاک ہونا۔

5- ستر عورت ہونا۔

6- طواف اس طرح سے کرنا کہ حجر اسود کے بعد بیت اللہ کا دروازہ آئے پھر حطیم آئے پھر رکن یمانی آئے۔

7- حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔

8- سعی صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔

9- طواف کے چار پھیرے کر لینے کے بعد باقی تین پھیرے

10- سعی کے چار پھیرے کر لینے کے بعد باقی تین پھیرے۔

11- مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھنا۔

12- دسویں کی رمی، قربانی اور حلق کے درمیان ترتیب۔

باب:13

منیٰ میں پوری نماز پڑھیں یا قصر کریں

منی اور مزدلفہ نہ تو مکہ مکرمہ کے شہر کا حصہ ہیں اور نہ اس کا فناء ہیں تو مندرجہ ذیل مسائل نکلتے ہیں:

1- جو شخص سیدھا اپنے ملک سے یا مدینہ منورہ سے واپس آ کر مکہ مکرمہ ایسے وقت میں پہنچا کہ آٹھویں ذوالحجہ آنے میں پندرہ دن سے کم ہوں تو یہ شخص مکہ مکرمہ میں مسافر ہو گا اور منی و عرفات سے واپسی تک نماز قصر کرے گا اور اس پر عید کی قربانی بھی نہ ہو گی۔

2- جو شخص سیدھا اپنے ملک سے یا مدینہ منورہ سے واپس آکر مکہ مکرمہ میں ایسے وقت میں پہنچا کہ آٹھویں ذوالحجہ آنے میں پندرہ دن یا زیادہ ہوں تو یہ شخص مکہ مکرمہ میں مقیم ہوگا اور نماز پوری پڑھے گا اور حج کی قربانی کے علاوہ عید کی قربانی بھی دے گا۔

بلکہ منیٰ وعرفات سے واپسی کے بعد بھی جب تک مکہ مکرمہ میں رہے گا نماز پوری پڑھے گا۔

3- منیٰ میں جمعہ بھی جائز نہیں ہے۔(172)

باب:14

حج وعمرہ سے متعلق عورتوں کے مسائل

1- عورت کیلئے محرم یا شوہر کے بغیر حج کا سفر جائز نہیں۔(173)

2- عورت عدت میں ہو تو اس کے لیے حج کا سفر جائز نہیں۔(174)

3- عورت کا مرد کی طرف سے حج بدل کرنا جائز ہے۔(175)

4- عورت کا عورت کی طرف سے حج بدل کرنا جائز ہے۔(176)

5- عورت کو احرام کی حالت میں غیر محرموں سے اپنے چہرے کو بھی چھپانا لازم ہے لیکن نقاب چہرے کے ساتھ نہ لگے چہرے سے ہٹ کر رہے۔(177)

6- عورت رمل نہ کرے۔(178)

7- عورت تلبیہ کے لئے آواز بلند نہ کرے۔(179)

8- عورتوں کیلئے طواف کا علیحدہ وقت نہ رکھا جائے۔(180)

9- عورت بال کتروائے سر نہ منڈائے۔(181)

عورتوں کے لیے حیض کو مؤخر کرنے والی دوا استعمال کرنا

آجکل اس بات کا رواج عام ہو رہا ہے کہ عورتیں

جب حج یا عمرہ کے لیے جاتی ہیں تو یہ سوچ کر کہ زیادہ سے زیادہ وقت عبادت اور طواف کے لیے ملے وہ حیض کو مؤخر کرنے والی دوائیں استعمال کرتی ہیں۔ ایسا کرنا ایک تکلف ہے اور صحابیات نے ایسا کوئی اہتمام نہیں کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ نہیں کرسکیں اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض کی وجہ سے طواف وداع ترک کرنا پڑا۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ ان تکلفات میں نہ پڑے لیکن اگر پھر بھی دوا کھالی تو گناہ نہیں ہے۔

اگر حیض کی وجہ سے حج یا عمرہ کے نظم میں فرق پڑے مثلاً یہ اندیشہ ہو کہ روانگی کے وقت حیض شروع ہوں گے اور سیدھے مدینہ منورہ جانا ہے اور مدینہ منورہ کا پورا

قیام حیض میں گزر جائے گا یا پہلے مکہ مکرمہ گئے تو حیض کی وجہ سے عمرہ نہ کر سکے گی اور اسی حالت میں مدینہ منورہ جانا ہوگا تو احرام بہت طویل ہو جائے گا یا صرف عمرہ کے لیے جانا ہے اور صرف ایک ہفتہ کے لگ بھگ ٹھہرنا ہوگا اور جانے آنے کی تاریخ پر اپنا اختیار نہیں اور دوا نہ کھائی تو شاید عمرہ ہی نہ کر سکے تو ایسی حالتوں میں دوا کھانے میں کچھ حرج نہیں۔

باب:15

حائضہ کے لئے حج وعمرہ کے احکام

1- جو عورت حیض میں ہو اس کے احرام باندھنے کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ وہ غسل یا وضو کر کے قبلہ رخ بیٹھ کر نیت کرے اور تلبیہ کہے البتہ احرام کے نفل نہ پڑھے۔(182)

2- عورت کو حیض میں حج کے تمام افعال کرنا یعنی وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ کرنا، کنکریاں مارنا اور سعی کرنا وغیرہ جائز ہے۔ صرف طواف کرنا منع ہے۔ کیونکہ وہ مسجد میں ہوتا ہے، حائضہ مسجد نہیں جا

سکتی اور سعی کی جگہ مسجد سے خارج ہوتی ہے۔

3- عورت حیض کی وجہ سے طواف زیارت اس کے وقت میں نہ کر سکے تو دم واجب نہیں۔ پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔(183)

مسئلہ: جو عورتیں حیض سے ہوں اور واپسی کا سفر درپیش ہو تو ان کو چاہئے کہ وہ اپنا سفر ملتوی کر دیں اور جب تک پاک ہو کر طواف زیارت نہ کر لیں مکہ مکرمہ سے واپس نہ جائیں۔

مسئلہ: اگر حکومتی پابندیوں کے باعث مجبوری ہو یا خاوند یا گروپ کی روانگی کی تاریخ تبدیل نہ ہو سکتی ہو اور مزید ٹھہرنا واقعی ممکن نہ ہو تو عورت حالت حیض ہی میں جا کر طواف زیارت کر لے اس طرح اس کا

طواف زیارت ادا ہو جائے گا لیکن ایک تو اس کو توبہ و استغفار کرنا ہو گا دوسرے ایک اونٹ یا گائے کو حرم میں ذبح کرنا ہو گا۔(184)

مسئلہ: اگر کوئی مرد یا عورت طواف زیارت کئے بغیر واپس آ جائے تو اس پر دو ذمہ داریاں آتی ہیں:

i- اس کو جا کر طواف زیارت کرنا ہی ہو گا۔ اس کا کوئی بھی متبادل نہیں ہے۔

ii- جب تک وہ طواف زیارت نہ کر لے عورت شوہر کے لئے حلال نہ ہو گی۔ اگر شوہر بیوی سے تعلق رکھے گا تو یہ گناہ کی بات ہو گی لیکن یہ زنا نہیں کہلائے گا کیونکہ زنا بیوی کے ساتھ نہیں ہوتا غیر عورت سے ہوتا ہے اور مرد یا عورت جس نے بھی

طواف زیارت چھوڑا ہوگا اس پر ہر جماع کے بدلے ایک دم واجب ہوگا۔(185)

البتہ مسئلہ معلوم ہونے کے بعد اگر طواف زیارت کے لئے مکہ مکرمہ جانے میں بڑا وقت لگے گا تو آئندہ جو جماع کرے وہ احرام چھوڑنے کی نیت سے کرے۔ اس سے اس مرتبہ ایک دم پڑے گا پھر آئندہ کے جماع سے دم نہ پڑے گا۔(186)

4- واپسی کے وقت حیض آ گیا اور عورت طواف وداع نہ کرسکی تو وہ معاف ہے اور دم واجب نہ ہوگا۔(187)

5- عورت کا عمرہ کا پروگرام ہے لیکن ابھی احرام نہیں باندھا تھا کہ حیض شروع ہوگیا تو وہ نہا دھوکر احرام باندھ لے اور تلبیہ پڑھ لے البتہ احرام کے نفل نہ

پڑھے۔ پھر انتظار کرے یہاں تک کہ جب پاک ہو جائے تب عمرہ کرے۔ اگر احرام باندھ چکی تھی پھر حیض شروع ہوا اس وقت بھی یہ حکم ہے کہ وہ پاک ہونے کا انتظار کرے اور احرام کی پابندیوں کو پورا کرتی رہے۔ جب پاک ہو جائے تو نہا دھو کر عمرہ کرے۔(188)

اگر قیام کے دن تھوڑے ہیں اور واپسی میں تاخیر نہیں کی جاسکتی تو اگر عورت حیض کی حالت ہی میں عمرہ کرے گی تو اس کا عمرہ ادا ہو جائے گا اور اس کو توبہ و استغفار بھی کرنا چاہیئے اور دم میں ایک بکری ذبح کرنا بھی واجب ہے۔(189)

6- تمتع کرنے والی عورت کو جب عمرہ کے طواف

سے پہلے حیض آجائے اور اسی دوران حج آجائے
تو وہ عمرہ کا احرام چھوڑ دے اور حج کا احرام باندھ
لے پھر حج سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کرے۔

باب:16

بچے کے حج وعمرہ کے مسائل

1- نابالغ بچے کا حج ہو جاتا ہے لیکن نفلی ہوتا ہے اور والدین کو اس پر اجر ملتا ہے۔(190)

2- اگر نابالغ بچہ ہوشیار اور سمجھدار ہو تو وہ خود احرام باندھے اور خود حج کے افعال ادا کرے۔(191)

اور اگر بچہ چھوٹا اور نا سمجھ ہے تو اس کا ولی اس کی طرف سے احرام باندھے یعنی بچے کو چادریں پہنا کر اس کی طرف سے خود تلبیہ کہے۔(192)

3- سمجھدار بچہ خود طواف وسعی کرے اور جو خود نہ چل

سکے یا اتنا نہ چل سکے یا بالکل نہ چل سکے تو اس کا ولی اس کو اٹھا کر طواف وسعی کرائے۔(193)

4- اگر بچہ نماز پڑھ سکتا ہے تو طواف کے دو نفل کو وہ خود پڑھے۔اور اگر بچہ خود نہ پڑھ سکے تو کوئی حرج نہیں اس کا ولی اس کی طرف سے نہیں پڑھے گا۔(194)

5- ولی کو چاہیے کہ وہ بچہ کو احرام کے ممنوعات سے بچائے لیکن اگر وہ کسی ممنوع کا ارتکاب کر لے تو اس کی جزا واجب نہیں ہوگی نہ بچے پر اور نہ ولی پر۔

6- بچہ کا احرام لازم نہیں ہوتا لہٰذا اگر وہ تمام افعال چھوڑ دے یا بعض کو چھوڑ دے تو اس پر کوئی جزا اور قضا واجب نہیں ہوگی۔

7- بچے نے تمتع یا قران کیا ہو تو اس پر دم شکرانہ واجب نہیں ہوتا۔

باب:17

بیمار کے حج وعمرہ کے مسائل

1- جو شخص احرام باندھنے سے پہلے بے ہوش ہو گیا اور اس دوران میقات آ گیا تو اس کا کوئی ساتھی اس کی طرف سے تلبیہ کہہ لے۔(195)

2- محرم حالت احرام میں مندرجہ ذیل کام کر سکتا ہے۔

i- اپنا دکھتا ہوا دانت نکلوا سکتا ہے۔(196)

ii- کوئی بھی دوا استعمال کر سکتا ہے جس میں بے پکی خوشبو نہ ہو۔(197)

مسئلہ: اگر خوشبو دار دوا ایک چھوٹے عضو مثلاً

ناک، کان، آنکھ، انگلی اور پہنچے وغیرہ کے برابر یا اس سے کم جگہ پر لگائی تو صدقہ واجب ہوگا لیکن اگر اس کو دوسری مرتبہ لگایا تو دم واجب ہو گا۔(198) اور اگر زخم بڑے عضو مثلاً سر، پنڈلی، ران، ہاتھ، ہتھیلی وغیرہ یا اس کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر خوشبو دار دوا ایک دفعہ کے لگانے سے ہی دم واجب ہوگا۔(199)

iii- سر پر پٹی باندھنا(200)

مسئلہ: اگر سر میں یا چہرے میں تکلیف کی وجہ سے سر یا چہرے کے چوتھائی حصے یا اس سے زیادہ پر 12 گھنٹے یا زائد پٹی بندھی رہی تو فدیہ دینا ہوگا اور اختیار ہوگا کہ تین روزے رکھے یا لگ بھگ ساڑھے دس کلو گندم چھ مسکینوں کو دے (فی کس پونے دو کلو) یا ایک بکری کی

قربانی کرے۔(201)

مذکورہ بالا صورت میں پٹی اگر 12 گھنٹے سے کم بندھی رہی تو صرف صدقہ واجب ہوگا یعنی پونے دو کلو گندم۔(202)

مسئلہ: اگر سر اور چہرے کے علاوہ بدن کے کسی اور حصے پر پٹی باندھی ہو تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوتا خواہ کتنی ہی بڑی جگہ پر بندھی ہو۔

iv- زیتون اور تل کا خالص تیل جب دوا یا کھانے کے طور پر استعمال کیا جائے تو کچھ فدیہ نہیں آتا۔ اسی طرح اگر اس کو زخم پر یا پاؤں کی پھٹن میں دوا کے طور پر لگایا یا کان میں ٹپکایا یا ناک میں چڑھایا تو اس پر دم یا صدقہ کچھ واجب نہیں ہوتا۔(203)

v- مہندی کو دوا کے طور پر مثلاً زخموں پر استعمال کر سکتا ہے۔(204)

vi- جوؤں کی کثرت کی وجہ سے یا سر میں زخموں کی وجہ سے سر کے بال منڈ وا سکتا ہے۔اس صورت میں اسے اختیار ہو گا کہ چاہے دم دے دے یا ساڑھے دس کلو گندم چھ مسکینوں میں صدقہ کر دے یا تین روزے رکھ لے۔(205)

3- مریض کو حج کے لئے حج کے تمام مقامات میں مثلاً منی، مزدلفہ اور عرفات لے جائیں اور بیت اللہ کا طواف کسی وھیل چیئر پر کرائیں اور رمی کے لئے کنکریاں اس کے ہاتھ پر رکھ دیں تا کہ وہ خود ان کو مارے۔(206)

باب:18

حج بدل یعنی دوسرے شخص سے حج کرانا

مسئلہ: جس شخص پر حج فرض ہو گیا اور ادا کرنے کا وقت ملا لیکن اس نے ادا نہیں کیا اور بعد میں ادا کرنے پر قدرت نہیں رہی عاجز ہو گیا تو اس پر کسی دوسرے سے حج کرانا فرض ہے خواہ اپنی زندگی میں کرائے یا مرنے کے بعد حج کرانے کی وصیت کر جائے۔ اس پر وصیت کرنا واجب ہے۔(207)

مسئلہ: عاجز ہونے کے اسباب یہ ہیں: موت، قید، ایسا مرض کہ جس کے دور ہونے کی امید نہ ہو جیسے فالج، اندھا ہونا، لنگڑا ہونا، اتنا بوڑھا ہونا کہ سواری پر

بیٹھنے کی قدرت نہ رہے۔ عورت کے لئے محرم نہ ہونا۔ راستہ مامون نہ ہونا۔ ان میں سے وہ اعذار جن کے زائل ہونے کی امید ہو ان کا موت تک باقی رہنا عجز کے ثابت ہونے کے لئے شرط ہے۔ (208)

حج بدل کی شرائط

نفل حج دوسرے شخص سے کرانے کے لئے صرف اتنی بات کافی ہے کہ حج کرنے والا مسلمان ہو، عقل والا اور سمجھ بوجھ والا ہو۔ البتہ فرض حج کسی دوسرے سے کرانے کے لئے یہ شرطیں ہیں:

1- جو شخص اپنا حج کرائے اس پر حج فرض ہونا۔ (209)

2- حج فرض ہونے کے بعد خود حج کرنے سے عاجز ہونا۔ (210)

3- موت کے وقت تک عاجز رہنا یا ایسا عذر ہونا جو عام طور سے ختم نہیں ہوتا۔(211)

4- دوسرے شخص کو اپنی طرف سے حج کرنے کا خود حکم کرنا اور اگر مر گیا ہو اور حج کرانے کی وصیت کر گیا ہو تو وصی یا وارث کا حکم کرنا شرط ہے۔(212)

5- مصارف سفر میں حج کرانے والے کا روپیہ خرچ ہونا۔(213)

6- احرام کے وقت حکم کرنے والے یعنی آمر کی طرف سے حج کی نیت کرنا۔(214) زبان سے یہ کہنا کہ فلاں کی طرف سے احرام باندھتا ہوں افضل ہے ضروری نہیں۔ دل سے نیت کرنا کافی ہے۔

7- آمر کے وطن سے حج کرنا اگر میت کے تہائی مال

میں گنجائش ہو۔ ورنہ جس جگہ سے میقات سے پہلے ہو سکے وہاں سے کرا دیا جائے۔ اگر اتنا بھی نہ ہو تو میت کی وصیت باطل ہے۔(215)

8- آمر کی مخالفت نہ کرنا۔ اگر آمر نے حج افراد کا حکم کیا تھا اور مامور نے تمتع کیا تو یہ آمر کی مخالفت ہوگی اور تاوان واجب ہوگا اور یہ حج مامور کا ہوگا آمر کا نہ ہوگا۔(216)

تنبیہ: اجرت پر حج کرنا کرانا جائز نہیں۔اس لئے ایسے الفاظ سے کسی کو حج کرنے کا نہ کہے کہ جس سے اجارہ یعنی مزدوری سمجھا جائے لیکن اگر کسی نے اجرت پر حج کیا تو حج آمر کا ہی ہوگا۔ مامور اجرت کا مستحق نہیں ہوگا بلکہ صرف خرچے کا مستحق ہوگا۔(217)

مسئلہ: ایسے شخص سے حج کرانا افضل ہے جو عالم باعمل اور مسائل سے خوب واقف ہو۔

مسئلہ: ایسے شخص سے حج کرانا افضل ہے جو اپنے اوپر فرض حج پہلے کر چکا ہو لیکن اس کا اپنے حج سے فارغ ہونا ضروری اور شرط نہیں ہے۔(218)

مسئلہ: جس سال آمر نے حج کا حکم کیا اس سال نہیں کیا بلکہ دوسرے سال کیا تو آمر کا حج ہو جائے گا اور مامور پر تاوان واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ: مامور آمر کی اجازت سے تمتع بھی کر سکتا ہے۔ بعض علماء نے اس کو ناجائز کہا ہے لیکن آج کل حج افراد کرنے میں بہت دشواری ہوتی ہے کیونکہ لوگوں میں مشقت کا تحمل بالکل نہیں ہے اور سفر کی

تاریخ بھی اپنی مرضی سے طے نہیں کر سکتے۔ اس لئے جواز کے قول کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔

مسئلہ: تمتع کی صورت میں دم شکر یعنی شکرانہ کی قربانی خود مامور پر واجب ہوگی۔ اگر آمر بخوشی دم شکر کی قیمت ادا کر دے تو جائز ہے۔ اس زمانہ میں عرفا آمر کی طرف سے تمتع اور دم شکر کی اجازت ثابت ہے اس لئے صریح اجازت ضروری نہیں۔ پھر بھی صریح اجازت حاصل کر لینا بہتر ہے۔

مسئلہ: وارث اپنے مورث کی طرف سے یا اولاد اپنے والدین کی طرف سے ان کے مرنے کے بعد بلا اجازت و وصیت حج کرے تو جائز ہے۔(219)

باب:19

حج وعمرہ کرنے والوں کیلئے نماز کے مسائل

1-ہوائی جہاز میں نماز

عمرہ اور حج کے لئے جاتے ہوئے اکثر ہوائی جہاز میں نماز پڑھنے کا مسئلہ پیش آتا ہے۔مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے امداد الفتاوی ص 395ج 1 میں اس کو جانور پر نماز پڑھنے کے ساتھ ملحق سمجھا ہے اور اس کو جائز بتایا ہے۔ان کی یہ بات قابل فہم ہے۔لہٰذا نماز قضا کرنے کے بجائے وقت پر جہاز ہی میں نماز پڑھ لیں۔

اول تو جہاز میں کچھ پانی ہوتا ہے لہٰذا اعضاء کو کم از کم ایک دفعہ دھو کر وضو کیا جا سکتا ہے۔ لیکن چونکہ ہوائی جہاز میں پانی جلد ختم ہو جاتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہر شخص اپنے ساتھ کوئی پتلا سا پتھر رکھ لے اور ضرورت پڑنے پر اس پر ہاتھ پھیر کر تیمّم کر لے۔

پھر جہاز میں کچھ جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے اور چونکہ عام طور سے جھٹکے بھی نہیں لگتے لہٰذا کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔

جہاز کے عملہ سے قبلہ کا رخ معلوم کر کے قبلہ کی طرف رخ کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی نہ بتائے تو خود غور و فکر کر کے قبلہ کے رخ کا اندازہ کر کے اس طرف کو نماز پڑھیں۔

2- عورتوں کا مسجد حرام یا مسجد نبوی میں جا کر باجماعت نماز پڑھنا

مسجد حرام میں اور مسجد نبوی میں نماز کی جو فضیلت ہے وہ صرف حج وعمرہ کرنے والوں کے لئے نہیں ہے بلکہ مقامی اور غیر مقامی سب لوگوں کے لئے پورے سال میں ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ کے دور کے لوگوں کے لئے بھی تھی۔ لیکن اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد نبوی میں میرے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ کا زمانہ تو انتہائی نیکی اور پرہیز گاری کا تھا۔

پھر نبی ﷺ کے بعد جب حالات میں تغیر آیا تو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ تغیر دیکھ کر فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ وہ (بے احتیاطیاں) دیکھ لیتے جو آپ کے بعد عورتوں نے ایجاد کرلی ہیں تو ان کو مسجد (میں حاضری) سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو (مسجد میں حاضری) سے منع کر دیا گیا تھا۔ (مسلم)

لہٰذا عورتیں مکہ مکرمہ میں ہوں یا مدینہ منورہ میں خاص نماز پڑھنے کے لئے نہ نکلیں۔ البتہ طواف یا سلام کے لئے جائیں اور نماز کا وقت ہو جائے تو عورتوں کے مخصوص حصہ میں نماز پڑھ سکتی ہیں۔

3- عورتوں کا مردوں کی صف میں کھڑے ہو کر یا ان سے آگے ہو کر با جماعت نماز پڑھنا

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے صف

باندھنے میں مردوں اور عورتوں کے درمیان ترتیب واجب ہے لہٰذا عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مردوں سے پیچھے کھڑی ہوں اور مردوں کو حکم ہے کہ وہ عورتوں کو پیچھے کریں۔

اس لئے عورتوں کو بھی چاہئے کہ وہ مسجد حرام کے اندر یا باہر صحن میں نماز پڑھتے ہوئے نہ مردوں کے ساتھ کھڑی ہوں اور نہ ان سے آگے کھڑی ہوں اور مردوں کو بھی چاہئے کہ اگر عورتیں ساتھ کھڑی ہونے لگیں تو ان کو زبان سے یا اشارہ سے منع کریں۔ اگر عورتیں پھر بھی نہ مانیں تو وہ جانیں، اس سے کم از کم مردوں کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ کیونکہ اب حالات اتنے بدل گئے ہیں کہ بڑی اکثریت ان مسائل کو

کچھ اہمیت ہی نہیں دیتی۔ علاوہ ازیں امام شافعی رحمہ اللہ جو کہ اہلسنت کے بڑے مجتہد اور امام ہیں ان کے نزدیک بھی اگر چہ مردوں اور عورتوں کے کھڑے ہونے میں ترتیب واجب ہے لیکن عورت کے مردوں کے ساتھ کھڑے ہونے سے یا مردوں سے آگے کھڑے ہونے سے نہ عورت کی نماز ٹوٹتی ہے اور نہ مردوں کی نماز ٹوٹتی ہے۔

اس لئے ان کے مسائل پر چلنے والے اس معاملہ میں گنجائش سمجھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ حج کے موقع پر اور عمرہ کے رش کے موقع پر ہم حنفیوں کو اگر صحن میں پیچھے نماز پڑھنے کو ملے تو یا تو عورتوں کے پیچھے نماز پڑھیں یا پھر جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں۔ مسجد حرام کی

جماعت کے ساتھ نماز کو چھوڑ نا چونکہ بڑی محرومی ہے اس لئے ہم لوگ امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کو لے کر عورتوں کے پیچھے ہی نماز پڑھ لیں اور نماز نہ ہونے کا اندیشہ نہ کریں۔ البتہ کوشش کریں کہ نماز کے لئے جلدی پہنچیں تاکہ صحیح جگہ پر نماز پڑھیں اور ہماری عورتوں کو بھی چاہئے کہ اگر ان کو عورتوں کے حصہ میں نماز نہ ملے تو وہ مسجد کے کسی اور حصہ میں یا صحن میں کھڑی نہ ہوں بلکہ یا تو پیچھے جا کر یا اپنے کمرے میں جا کر نماز پڑھیں۔

4- رمضان میں تراویح کے بعد وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا

مسجد حرام اور مسجد نبوی دونوں میں امام عام طور

سے تین وتر دو سلام کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔ ان لوگوں کے نزدیک تین وتر ایک سلام کے ساتھ پڑھنا بھی جائز ہے۔ اگر امام حنفی مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے وتر کی دو رکعت پڑھ کر تشہد میں بیٹھیں اور پھر تیسری رکعت پر سلام پھیریں تو یہ سب سے اچھی بات ہے۔ ورنہ حنفی مقتدی امام کے پیچھے وتر کی جماعت نہ چھوڑیں اور وتر امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ بعد میں اگر وہ وتر دہرالیں تو اچھی بات ہے لیکن لازمی نہیں۔ امام جب قنوت پڑھے تو ہاتھ باندھ لیں۔

باب:20

احصار

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی دشمن یا درندے یا مرض یا حکومتی پابندی کی وجہ سے حج یا عمرہ کے ارکان سے رک جانے کو احصار کہتے ہیں۔ جس شخص کو روکا جائے اس کو مُحصَر کہتے ہیں۔

1- احصار کی چند وجوہات یہ ہیں:

i- بیماری وغیرہ

ii- دشمن یا مخالف حج وعمرہ کے لئے جانے سے روک دے۔

6ھ میں رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب عمرہ کے لئے احرام باندھ کر چلے لیکن مشرکین مکہ نے ان کو مقام حدیبیہ پر روک دیا اور مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہونے دیا۔ پھر مسلمانوں اور مشرکوں میں یہ طے پایا کہ مسلمان آئندہ سال آ کر عمرہ کریں۔

2- جب کوئی شخص حج سے محصر ہو جائے تو یا تو احصار کے سبب کے زائل ہونے کا انتظار کرے اور اس کے بعد حج کرے اور اگر حج کا وقت نہ رہا ہو تو عمرہ کر کے حلال ہو اور حج اگلے سال کرے۔(220)

3- اگر انتظار کرنا مشکل ہو اور جلد حلال ہونا چاہتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ اگر اس نے صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے تو وہ حرم کی طرف جانے

والے کسی شخص کو دم کی قیمت دے دے یا مکہ وحرم
میں موجود کسی شخص کو فون کے ذریعہ سے کہہ دے
کہ وہ اس کی طرف سے حرم میں قربانی کر دے
اور قربانی کا وقت اور تاریخ طے کر لے۔ جب وہ
وقت گزر جائے تو محصر صرف ذبح سے حلال ہو
جائے گا۔ بال کتروانے یا منڈوانے کی ضرورت
نہیں ہے۔ حج کے احرام سے حلال ہونے کی
صورت میں آئندہ سال قضا میں حج اور عمرہ کرے
اور اگر عمرہ کے احرام سے حلال ہوا تھا تو قضا میں
صرف ایک عمرہ کرے۔(221)

باب:21

عمرہ کے کچھ مزید احکام

1- عمرہ واجب نہیں سنت ہے۔(222)

2- عمرہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ یہ ان کے (مابین گناہوں کا) کفارہ ہیں۔

3- رمضان میں عمرہ کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری عورت کو (جو اپنے شوہر کی

وفات کے وجہ سے حجۃ الوداع میں شریک نہ ہوسکیں) فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آئے تو تم اس میں عمرہ کرلینا کیونکہ رمضان میں عمرہ (کی فضیلت نفلی) حج کے برابر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

4- نویں ذوالحجہ سے تیرہویں ذوالحجہ تک عمرہ کرنا جائز نہیں۔(223)

5- مکہ مکرمہ والے اور جو باہر کے لوگ مکہ مکرمہ میں ہوں خواہ مرد ہوں یا عورتیں ہوں ان کے لیے عمرہ کی میقات حل ہے جس کا ایک مقام تنعیم ہے اور دوسرا مقام جعرانہ ہے۔(224)

باب:22

شروع رمضان میں مکہ مکرمہ جانے والے یا آخر رمضان میں مکہ مکرمہ سے آنے والے کے لئے روزے کا حکم

مکہ مکرمہ میں پاکستان سے ایک یا دو روز پہلے چاند دکھائی دیتا ہے۔

1- جو شخص رمضان شروع ہونے سے پہلے عمرہ کے لئے جائے پھر عمرہ کر کے رمضان میں عید سے پہلے پاکستان واپس آئے وہ اب پاکستان والوں

کے مطابق روزے رکھے اور عید کرے خواہ اس کے کل اکتیس روزے ہی بن جائیں۔

2- جو شخص رمضان شروع ہونے کے بعد عمرہ کے لئے پاکستان سے مکہ مکرمہ جائے اور وہاں رمضان کے روزے ایک دن پہلے شروع ہو چکے ہوں اور یہ شخص اگر عید کر کے واپس آئے تو یہ شخص مکہ مکرمہ والوں کے ساتھ عید کر لے اور بعد میں ایک روزے کی قضا کرے۔

3- جس شخص نے پورا رمضان سعودیہ میں گزارا اور عید کے دن وہ واپس پاکستان آیا جہاں آخری روزے کا دن ہو تو یہ شخص اگرچہ روزہ سے نہیں ہوگا لیکن اس کو اگر کوئی بہت مجبوری نہ ہو تو روزہ

داروں کی طرح بغیر کھائے پیئے دن گزارنا ہوگا۔

4- جو شخص رمضان شروع ہونے کے بعد سعودیہ گیا اور پھر عید ہونے سے پہلے پاکستان واپس آ گیا تو اس کے لئے کوئی خلاف معمول حکم نہیں ہے۔

باب:23
مدینہ منورہ کی زیارت کے چند مسائل

مدینہ منورہ میں دو مہتم بالشان مقام ہیں ایک تو رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک اور دوسرے مسجد نبوی۔ دونوں کا قصد کرنا شرعاً مطلوب ومقصود ہے لہٰذا حج یا عمرہ پر جانے والا مدینہ منورہ جاتے ہوئے اگر سفر میں ان دونوں کا قصد کرے تو یہ بھی درست ہے اور اگر تنہا رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کی نیت کرے تو یہ بھی صحیح ہے۔

مسئلہ: جس شخص پر حج فرض ہو اس کو حج سے پہلے زیارت کرنا جائز ہے بشرطیکہ حج فوت ہونے کا

خوف نہ ہو۔

مسئلہ: جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کیجئے تو زیارت کی نیت کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ میں جانے کی نیت بھی کیجئے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ پہلی مرتبہ تو صرف زیارت نبوی ﷺ کی نیت کیجئے۔

شروع میں لکھی گئیں سفر اور سواری کی

ساری دعاؤں کو پڑھیے

مسئلہ: مدینہ منورہ شہر میں داخل ہو کر سب سے پہلے مسجد نبوی میں داخل ہونے کی کوشش کیجئے۔ اگر کوئی ضرورت ہو تو اس سے فارغ ہو کر فوراً مسجد میں آیئے اور زیارت کیجئے۔

مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہونے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ. (کنز العمال)

یا اللہ! میرے تمام گناہوں کو معاف فرما اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

ویسے تو جس دروازے سے چاہے داخل ہوں مگر باب جبرئیل سے داخل ہونا بہتر ہے۔ اگر ممکن ہو تو منبر اور قبر شریف کے درمیان روضہ میں کھڑے ہو کر ورنہ جہاں جگہ ملے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھئے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ اگر فرض نماز کی جماعت ہو رہی ہو یا نماز کے قضا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو پہلے فرض نماز پڑھئے۔ تحیۃ المسجد بھی اس میں ادا ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنا

نماز تحیۃ المسجد سے فارغ ہو کر نہایت ادب کے ساتھ مرقد اطہر پر آیئے اور سرہانے کی دیوار کے کونے میں جو ستون ہے اس سے دو گز کے فاصلہ پر کھڑے ہو جایئے اور قبلہ کی طرف پشت کر کے ذرا بائیں طرف مائل ہو جائیں تاکہ روئے انور ﷺ کا مقابلہ ہو جائے۔ ادھر ادھر مت دیکھئے۔ نظر نیچی رکھئے اور کوئی حرکت خلاف ادب نہ کیجئے۔ زیادہ قریب بھی کھڑے نہ ہوں اور جالی کو بھی نہ ہاتھ لگائیں نہ بوسہ دیں اور نہ سجدہ کریں اور یہ خیال کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ قبر شریف میں قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے آرام فرما ہیں اور سلام وکلام کو سنتے ہیں اور

عظمت وجلال کا لحاظ کرتے ہوئے متوسط آواز سے سلام پڑھیے۔ زیادہ زور سے مت چیخیں اور بالکل آہستہ بھی مت پڑھیے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہنا منقول ہے (مسند ابی حنیفة) لیکن اگر کوئی صرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ہی کہہ لے تو یہ بھی کافی ہے۔

پھر ڈیڑھ فٹ ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام کہیے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَبَابَکْرِنِ الصِّدِّیْقَ پھر مزید ڈیڑھ فٹ ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام کہیے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا

اَمِیْرَ الْمُوْمِنِیْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی ان دونوں حضرات کو سلام کرنا ملتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَابَکْرٍ رضی اللہ عنہ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ (فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ لاسماعیل بن اسحاق الجھضمی)

جب قبر مبارک کے سامنے کھڑا ہو تو دعاء کس رخ پر کرے

نبی ﷺ نے دفن کرنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دعاء مانگی ہے۔

لیکن خود رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر دعاء کرتے

ہوئے کس طرف رخ کریں اس بارے میں کوئی واضح ہدایت موجود نہیں۔ اس لئے عمل میں اختلاف ہوا اور دونوں طرح درست ہے۔

i- رسول اللہ ﷺ نے جو دوسروں کی قبر پر کیا اسی کے مطابق آپ کی قبر مبارک پر کیا جائے اور صلاۃ و سلام پڑھنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعاء کی جائے۔

ii- امام مالک رحمہ اللہ نے اس پہلو کو سامنے رکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری دعاؤں کے لئے وسیلہ ہیں اور وسیلہ کو پیش نظر رکھا جاتا ہے اس لئے جب عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے پوچھا کہ میں قبلہ رخ ہو کر دعاء کروں یا رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی رخ کیے رکھوں۔ امام مالک رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ

''رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی رخ کیے رکھیں کیونکہ وہ قیامت کے دن آپ کے اور آپ کے والد آدم علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ کے یہاں وسیلہ ہوں گے۔ البتہ اس صورت میں دعاء کرتے ہوئے ہاتھ نہ اٹھائیں۔

قبر مبارک پر ہم جو صلاۃ وسلام پڑھتے ہیں رسول اللہ ﷺ اس کو سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰی عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ بَعِیْدٍ اُبْلِغْتُهُ. (بیهقی فی شعب الایمان).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں اسے خود

سنتا ہوں اور جو مجھ پر دور سے درود پڑھتا ہے تو وہ مجھے (فرشتوں کے واسطہ سے) بتلادیا جاتا ہے۔

یہ سننا مادی حواس پر موقوف نہیں ہے کیونکہ جو بھی صلاۃ وسلام پڑھے خواہ کتنا ہی چیخ کر پڑھے مادی اعتبار سے اس کی آواز قبر کے اندر نہیں جاسکتی جب کہ نبی ﷺ کی قبر مبارک کے گرد تو مضبوط دیوار بھی حائل ہے۔ لہذا یہ سننا اگرچہ جسم مبارک کے واسطہ سے ہوتا ہے لیکن یہ برزخی ہوتا ہے اور عام مادی ضابطوں کے ماوراء ہوتا ہے جس کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ قبر مبارک پر حاضری دینے والے

کو جان لیتے ہیں

کیونکہ بہت سی حدیثوں میں ذکر ہے کہ عام مسلمان تک کی قبر پر جب کوئی واقف آکر سلام کرتا ہے تو قبر والا اس کو پہچانتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

ابن عبد البر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جو کوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے جس کو وہ پہچانتا تھا اور اس کو سلام کرتا ہے تو قبر والا بھی اس کو پہچانتا ہے اور اس کو سلام کا جواب دیتا ہے۔

اس جیسی حدیثوں کی وجہ سے علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم میں لکھتے ہیں کہ

شہداء بلکہ تمام مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کے لئے جب کوئی مسلمان جاتا ہے تو وہ اس کو پہچانتے ہیں اور اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اور مسلمان تو رسول اللہ ﷺ کو پہچانتے ہی ہیں اور اس پہچان کے ساتھ آپ پر صلاۃ وسلام پڑھتے ہیں تو اس ضابطہ کے تحت آپ ﷺ بھی ان کو پہچان لیتے ہیں۔

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِيْ أَرْبَعِيْنَ صَلَاةً لَا تَفُوْتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَبَرِيءٌ مِنَ النِّفَاقِ. (احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں

آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں۔اس طرح سے کہ اس کی کوئی نماز فوت نہ ہوئی ہو تو اس کے لئے جہنم سے چھٹکارے کا پروانہ اور عذاب سے چھٹکارے کا پروانہ اور نفاق سے چھٹکارے کو لکھ دیا جاتا ہے۔

مسجد نبوی سے نکلنے کی دعاء

جب مسجد نبوی سے نکلیں تو رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھ کر یہ دعاء مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ. (الاذکار النوویة للنووی)

اے اللہ میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

باب:24

آب زمزم

1- یہ جنت کے چشمہ کا پانی ہے
2- اس میں رسول اللہ ﷺ کے لعاب کی آمیزش ہے۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ کے لعاب مبارک میں شفا ہے
3- آب زمزم مکمل غذا کا کام دیتا ہے
4- آب زمزم میں شفا ہے
5- آب زمزم پیتے وقت کی دعاء

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ

ﷺ آب زمزم پیتے وقت یہ دعاء پڑھتے تھے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ. (ابن ماجه)

یا اللہ میں آپ سے نفع دینے والے علم کا اور فراخ روزی کا اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

6- آب زمزم پینے کے آداب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم زمزم پیو تو قبلہ رخ ہو جاؤ اور بسم اللہ پڑھو اور تین سانس میں پیو اور کوکھ بھر کے پیو اور جب اس کو پی کر فارغ ہو تو الحمد للہ کہو۔

7- زمزم کے کنویں پر کھڑے ہو کر زمزم پینا

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول ﷺ نے زمزم کے

کنویں پر آ کر کھڑے کھڑے زمزم پیا۔ سب محدثین نے اس کو طواف زیارت کے بعد کا واقعہ قرار دیا ہے۔ بظاہر زمزم کے کنویں کے پاس پانی یا کیچڑ ہونے کی وجہ سے بیٹھنے کی مناسب جگہ نہ ہونے کے عذر سے آپ ﷺ نے زمزم کھڑے کھڑے پیا۔ بغیر عذر کے کھڑے ہو کر کسی طرح کے مشروب کو پینے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے بلکہ ایک نے کھڑے ہو کر پانی پیا تو اس کو قے کرنے کا حکم دیا۔

بعض حضرات نے زمزم کھڑے ہو کر پینے کو مستحب کہا ہے لیکن یہ قول کرنا مشکل ہے۔ زیادہ سے زیادہ عدم کراہت اور جواز کا قول ہو سکتا ہے اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمزم کو کھڑے

کھڑے پینے میں بیان جواز سمجھا جائے۔

لہٰذا کھڑے ہو کر زمزم پینے کو سنت نہ سمجھا جائے۔ اصل سنت بیٹھ کر ہی پینا ہے کیونکہ آپ ﷺ سے دیگر مواقع پر زمزم کھڑے ہو کر پینے کے بارے میں کوئی قولی یا فعلی تصریح نہیں ملتی لہٰذا زمزم کا پینا بھی مشروب کے عام ضابطہ میں داخل ہوگا۔

تنبیه: اگر کوئی کھڑے ہو کر پیئے خواہ زمزم کے کنویں کے پاس یا کسی بھی اور جگہ پر تو چونکہ رسول اللہ ﷺ کے عمل کو بیان جواز پر بھی محمول کیا گیا ہے لہٰذا اس کو نکیر نہ کی جائے گی۔

8- واپسی میں اپنے ساتھ زمزم لے جانا

9- زمزم منگوانا

فتح مکہ سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن عمرو کو مدینہ منورہ سے لکھا کہ تمہیں میرا خط رات کو ملے تو صبح کا انتظار نہ کرنا اور دن میں ملے تو شام نہ کرنا بلکہ فوراً مجھے آب زمزم بھجوا دینا۔

باب:25

قابل ذکر مقامات

مکہ مکرمہ کے قابل ذکر مقامات

1- جنت المعلّٰی

یہ مکہ مکرمہ کا قبرستان ہے۔

2- جبل ثور

ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس پہاڑ میں تین راتیں ٹھہرے تھے۔اس کی چوٹی کے پاس غار ہے۔

3- غار حرا

مکہ مکرمہ سے منیٰ جاتے ہوئے بائیں طرف پڑتا ہے۔ نبوت سے پیشتر رسول اللہ ﷺ اس غار میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے۔ اسی جگہ سب سے اول وحی نازل ہوئی تھی۔

4- مسجد الرایہ

رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ فتح مکہ کے دن اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

5- مسجد جن

اس جگہ جنات نے حاضر ہو کر نبی ﷺ سے قرآن سنا تھا۔

6- مسجد عائشہ

یہ تنعیم میں ہے جس جگہ لوگ عمرہ کا احرام باندھتے ہیں۔

7- مسجد خیف

یہ منیٰ کی مسجد ہے۔

8- مسجد نمرہ

یہ عرفات کے کنارے پر واقع ہے۔

9- مسجد مشعر الحرام

یہ مزدلفہ کی مسجد ہے۔

مدینہ منورہ کے چند قابل ذکر مقامات

جنت البقیع

یہ مدینہ منورہ کا وہ قبرستان ہے جہاں خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی تمام صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن، آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ، آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ،

نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور دیگر ہزار ہا صحابہ کرام و تابعین عظام مدفون ہیں، علاوہ ازیں اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن بھی سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا و حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے سب یہیں آرام فرما ہیں۔

بقیع (قبرستان) میں حاضری کے وقت کی دعاء

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَأَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَداً مُّؤَجَّلُوْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ.

(الاذکار النووی للنووی)

اے مسلمان بستی والو! السلام علیکم تم پر وہ کل آگئی جس میں تمہیں مرنے کی خبر دی گئی تھی اور ہم بھی ان شاء

اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ یا اللہ! بقیع غرقد (قبرستان) والوں کی مغفرت فرما۔

جبل اُحد

یہ مدینہ منورہ کا وہ مقدس پہاڑ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هذا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. (بخاری)

"یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔"

شہداء اُحد

جبل اُحد کے دامن میں غزوۂ اُحد ہوا تھا جس میں تقریباً ستر صحابہ کرام شہید ہوئے اور وہیں کچھ فاصلہ پر جبل رماۃ کے دامن میں دفن کئے گئے، ان

میں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَاتِی الشُّھَدَاءَ بِأُحُدٍ عَلٰی رَاسِ کُلِّ حَوْلٍ فَیَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ. (ابن ابی شیبه)

نبی ﷺ ہر سال کے شروع میں احد کے شہداء کی زیارت کے لئے جاتے تھے اور کہتے تھے۔ تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کی وجہ سے اور کیا ہی اچھا ہے دار آخرت۔

مسجد نبوی کے ستون

مسجد نبوی میں بہت سے ستون ہیں، عربی میں ستون کو ''اُسطُوانه'' کہا جاتا ہے، ان میں سے بعض ستونوں کے ساتھ عہد رسالت کے کچھ خاص واقعات

متعلق ہیں، ان خاص مبارک ستونوں کا مختصر تعارف یہ ہے۔

1۔اُسطُوانۂ حنانہ (رونے والا ستون)

اس جگہ کھجور کا وہ تنا تھا جو اس وقت ستون کے طور پر استعمال ہوتا تھا، منبر بننے سے پہلے اس تنے کے پاس کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے، جب لکڑی کا منبر تیار ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لئے اس پر تشریف فرما ہوئے اور اس تنے کے پاس کھڑا ہونا چھوڑ دیا تو اس تنے میں سے بہت زور سے رونے کی آواز آئی یہ ستون محراب نبوی کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

2۔اُسطوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میری مسجد میں اس ستون کے پاس ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو اس کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ (وہاں نماز پڑھنے کے لئے) قرعہ اندازی کرنے لگیں۔“ اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی تھی۔ اس لئے اس کو ستون عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اس کے قریب نماز پڑھا کرتے تھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اس جگہ دعاء قبول ہوتی ہے۔

3- اُسطوانہ سریر (چارپائی والا ستون)

”سریر“ تخت اور چار پائی کو کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو کبھی رات میں اس

جگہ آپ ﷺ کی چارپائی بچھا دی جاتی تھی اور وہاں آپ ﷺ آرام فرماتے تھے۔

4-اسطوانہ حرس (پہرے داری کا ستون)

اس جگہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکثر نماز پڑھا کرتے اور راتوں کو بیٹھ کر اسی جگہ رسول اللہ ﷺ کی پہرہ داری کیا کرتے تھے اس لئے اس کو اسطوانہ علی رضی اللہ عنہ بھی کہا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے جب تشریف لاتے تو اس جگہ سے گزرتے تھے۔

5-اسطوانہ وفود (آنے والے وفود کا ستون)

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرب کے وفود تعلیم و تربیت اور احکامِ شرعیہ سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے تو وہ

اکثر اسی جگہ بٹھائے جاتے، آپ ﷺ اسی جگہ ان سے ملاقات فرماتے تھے، آجکل یہ ستون اور ستونِ حرس اور ستونِ سریر، تینوں روضہ اقدس کے گرد آدھے جالیوں کے اندر اور آدھے باہر ہیں۔

6-اسطوانہ تہجد

رسول اللہ ﷺ اکثر اس جگہ تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ یہ شمالی سمت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان کی پشت پر واقع ہے، اگر کوئی اس کی طرف یعنی قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو تو اس کے بائیں طرف بابِ جبریل ہوگا، مگر یہ جگہ آنحضرت ﷺ کے زمانۂ مبارک میں مسجد میں شامل نہیں تھی، بعد میں شامل کی گئی۔ اب یہ ستون باقی نہیں رہا، وہاں ایک محراب بنا

دی گئی ہے۔

7-اسطوانہ جبرئیلؑ

یہ حضرت جبرئیلؑ کے آنے کی خاص جگہ تھی۔لیکن یہ ستون روضہ اقدس کی تعمیر کے اندر آ گیا ہے اس لئے باہر سے اس کی زیارت نہیں ہو سکتی۔

ان آٹھ ستونوں پر عربی میں ان کے نام بھی تحریر ہیں۔

8-اسطوانہ ابولبابہ

صحابی رسولؐ حضرت ابولبابہؓ سے ایک غلطی ہوئی انہوں نے اپنے آپ کو سزا کے طور پر اس ستون سے باندھ دیا، نو دن تک اسی حالت میں رہے، پھر توبہ قبول ہوئی تو حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے

انہیں کھولا۔

ان آٹھ ستونوں پر عربی میں ان کے نام بھی تحریر ہیں۔

روضۃ من ریاض الجنۃ

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ.

(بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔

صفہ (چبوترہ)

شروع اسلام میں مسجد نبوی سے متصل ایک

سایہ دار چبوترہ بنا دیا گیا تھا اس میں وہ مہاجرین
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قیام پذیر ہوتے تھے جو
مکہ مکرمہ اور دیگر علاقوں سے دین متین سیکھنے کے
لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپڑتے تھے۔
یہ حضرات نہ کاروبار کرتے تھے، نہ مدینہ میں ان
کے پاس گھر تھا نہ اہل و عیال، صرف علم دین
سیکھنا ان کا مشغلہ تھا، ان میں سب سے زیادہ
مشہور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اب یہ چبوترہ
مسجد کے اندر آ گیا ہے، باب جبرئیل سے جب
داخل ہوں تو داخل ہوتے ہی دائیں جانب یہ
چبوترہ واقع ہے۔

مدینہ منورہ کی خاص مساجد

مسجد قبا

مسجد نبوی سے جنوب کی طرف تقریباً پانچ کلومیٹر پر یہ مبارک مسجد واقع ہے جس کی تعمیر میں رسول اللہ ﷺ نے بذاتِ خود شرکت فرمائی تھی، رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد تعمیر ہونے والی یہ سب سے پہلی مسجد ہے اور مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد یہ دنیا کی سب سے افضل مسجد ہے۔ اس میں دو نفل پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے، یہاں ہفتہ کے دن جانا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَاتِيْ مَسْجِدَ

قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا وَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ ہر ہفتہ کے دن سوار ہو کر مسجد قبا جاتے تھے اور اس میں دو رکعت پڑھتے تھے۔

مساجد خندق

غزوۂ احزاب کے موقع پر جس جگہ خندق کھودی گئی تھی وہاں چند مسجدیں بنی ہوئی ہیں ان میں سے ایک مسجد کو مسجد احزاب اور مسجد فتح کہتے ہیں اس جگہ رسول اکرم ﷺ نے تین روز دعاء کی تھی، اللہ پاک نے دعاء قبول فرمائی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ اس کے گرد اور بھی کئی مسجدیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام سے

بنی ہوئی ہیں۔ اب سعودی حکومت نے ان مساجد کے قریب علیحدہ سے ایک بڑی مسجد مسجد خندق کے نام سے بنائی ہے۔

مسجد قبلتین (دو قبلہ والی مسجد)

یہ مسجد مدینہ منورہ میں وادی عقیق کے قریب ہے اس میں ایک محراب بیت المقدس کی طرف ہے اور دوسری کعبہ کی جانب ہے، چونکہ قبلہ تبدیل ہونے کا واقعہ نماز کے درمیان اس مسجد میں ہوا تھا، اسی لئے اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

مسجد بنی ظفر

اسے ''مسجد بغلہ'' بھی کہتے ہیں، یہ مسجد جنت

البقیع کے مشرق کی جانب واقع ہے یہاں قبیلہ بنی ظفر رہتا تھا ایک بار یہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے فرمان پر آپ ﷺ کو سورۂ نساء سنائی تھی۔ مسجد کے قریب آپ کے خچر کے سم کا نشان تھا اس لئے اس کو مسجد البغلہ بھی کہتے ہیں۔

مسجد الاجابہ

یہ مسجد جنت البقیع سے شمالی جانب ہے ایک مرتبہ یہاں رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نفل پڑھ کر تین دعائیں فرمائیں تھیں جن میں سے دو قبول ہوئیں، اس لئے اس کو مسجد الاجابہ (دعاء قبول ہونے کی مسجد) کہتے ہیں۔

مسجد جمعہ

ہجرت کے بعد سب سے پہلے چند روز رسول اللہ ﷺ نے قبا میں قیام فرمایا پھر جمعہ کے دن مدینہ کے لئے روانہ ہوئے راستے میں بنوسالم کا قبیلہ آباد تھا یہاں پہنچے تو نماز کا وقت ہو چکا تھا آپ ﷺ نے یہیں جمعہ کا خطبہ دیا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ یہ مدینہ منورہ میں سب سے پہلی جمعہ کی نماز تھی جو آپ ﷺ نے یہاں پڑھی۔

مسجد غمامہ

یہ مسجد نبوی کی مغربی جانب میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ یہاں کھلی جگہ عیدین کی نماز پڑھایا کرتے تھے بعد میں یہ مسجد بنادی گئی اس لئے اس کو مسجد مصلی بھی کہتے

ہیں کیونکہ عربی میں مصلی عیدگاہ کو کہا جاتا ہے۔

مسجد سقیا

مکہ معظّمہ سے جو لوگ مدینہ منورہ آتے ہیں ان کو سب سے پہلے اسی مسجد کی زیارت ہوتی ہے یہ مسجد بہت چھوٹی ہے، یہاں ایک کنواں ہے جس کا نام سقیا ہے اسی لئے مسجد کا نام بھی سقیا ہے۔ یہاں رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے لشکر کا معائنہ کیا تھا اور نماز ادا فرمائی تھی اور اہلِ مدینہ کے لئے برکت کی دعاء فرمائی تھی۔

مسجد ذُباب

مدینہ منورہ سے ملک شام کی طرف جاتے ہوئے داہنے ہاتھ کو یہ مسجد ایک اونچے پہاڑ پر واقع ہے جس

کو ذُباب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمائی ہے، اور غزوہ تبوک کے موقع پر یہاں آپ ﷺ کا خیمہ بھی نصب ہوا تھا۔ اب اس کو مسجد رائیہ کہا جاتا ہے۔

مسجد بنی حَرام

مسجد خندق کو جاتے ہوئے داہنی جانب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز پڑھی ہے۔ اس کے قریب ایک غار ہے جسے ''کہف بنی حرام'' کہا جاتا ہے۔ اس میں آپ پر وحی نازل ہوئی تھی اور غزوہ خندق کے دنوں میں آپ ﷺ رات کو اسی غار میں آرام فرماتے تھے۔

مسجد اُبی

یہ مسجد جنت البقیع کے متصل ہے، اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بسا اوقات تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے۔

مدینہ طیبہ کے خاص بابرکت کنویں

بیر اریس

یہ کنواں مسجد قبا کے قریب تھا، اس کا پانی بہت ہی میٹھا اور لطیف تھا، ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لائے اور کنویں کی منڈیر پر پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ

تشریف لائے اور وہ ان کے برابر پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، ان حضرات کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے چونکہ اب کنویں کی منڈیر پر اس طرف جگہ باقی نہ رہی تھی اس لئے وہ سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے اس موقع پر آپ ﷺ نے ان تینوں کو جنتی ہونے کی خوشخبری دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کنویں کا پانی نوش فرمایا ہے، اس سے وضو کیا ہے، اور اپنا لعاب مبارک بھی ڈالا ہے جس کی بنا پر آپ ﷺ کی برکت سے اس کنویں کا پانی بہت ہی شیریں ہو گیا ورنہ اس سے پہلے اتنا شیریں نہ تھا، اس کنویں کو بیر خاتم بھی کہتے ہیں کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان سے رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی (خاتم) اس کنویں میں گر

گئی تھی اور باوجود تلاش کے نہیں ملی اب حال میں یہ کنواں بھی بے نشان ہوگیا ہے۔

بیرحاء

یہ کنواں مسجد نبوی کے شمال میں باب مجیدی کے سامنے ہے، یہاں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا باغ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہاں تشریف لاتے اور اس کے درختوں کے سایہ میں جلوہ افروز ہوتے اور کنویں کا پانی نوش فرماتے تھے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے تمام مال وجائیداد میں یہ کنواں سب سے زیادہ محبوب تھا جو انہوں نے اپنے رشتہ داروں پر صدقہ کر دیا تھا۔ آجکل یہ کنواں ایک مکان کے گوشہ میں آگیا ہے۔

بیر بضاعہ

یہ کنواں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کو جاتے ہوئے دائیں ہاتھ پر پڑتا ہے، اس کنویں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن ڈالا اور خیر و برکت کی دعاء فرمائی، اس زمانہ میں جب کوئی بیمار ہوتا تو اس کے پانی سے اس کو نہلایا جاتا، اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس کو شفا عطا فرما دیتے تھے۔ اب یہ کنواں بھی ایک مکان کے اندر آ گیا ہے۔

بیر غرس

یہ کنواں مسجد قبا سے شمال مشرق میں تقریباً نصف میل کے فاصلے پر واقع ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنویں کے پانی سے وضو فرمایا اور بچا ہوا پانی اسی

میں ڈال دیا اور اپنا لعاب مبارک اور کچھ شہد بھی اس میں ڈالا اور آپ ﷺ کا اس کنویں سے پانی پینا بھی ثابت ہے۔

بیر بصہ

یہ کنواں جنت البقیع کے قریب ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ان کے مکان پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ''تمہارے پاس کچھ بیری کے پتے ہیں؟ تاکہ اس سے اپنا سر دھولوں؟ کیونکہ آج جمعہ کا دن ہے''۔ میں نے عرض کیا ''جی ہاں یا رسول اللہ موجود ہیں''۔ چنانچہ میں بیری کے پتے لے آیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک دھویا اور مستعمل پانی کنویں میں

ڈال دیا۔ اس کنویں میں سیڑھیاں بھی ہیں اور اس کا پانی بہت قریب ہے۔

بیر رومہ

یہ کنواں مسجد قبلتین کے شمال میں وادی عقیق میں ہے اس کنویں کا پانی نہایت لطیف اور شیریں تھا۔ اس کا مالک ایک یہودی تھا جو اس کا پانی بیچا کرتا تھا، مسلمانوں کو پانی کی بہت تکلیف تھی، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کے خرید لینے کی ترغیب دی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس یہودی سے آدھا کنواں بارہ ہزار درہم میں خرید لیا لیکن جب اس یہودی نے دیکھا کہ اب اس کے پانی سے اسے نفع حاصل کرنا دشوار ہو گیا ہے تو اس نے بقیہ کنواں بھی حضرت عثمان

غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آٹھ ہزار درہم میں فروخت کر دیا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پورا کنواں وقف کر دیا۔

بیرِ عہن

یہ کنواں مسجد قبا کے مشرق جانب عوالی مدینہ منورہ میں واقع ہے۔ اس کے پانی سے بھی رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور نماز ادا فرمائی۔

واپسی کے وقت کی دعائیں

سفر حج سے واپسی

حضور ﷺ جب سفر حج سے یا غزوہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر اونچی جگہ پر تین مرتبہ تکبیرات کہتے اور یہ دعاء پڑھتے تھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ. (مؤطا لمالک)

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور اس کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ہم اپنے رب کی طرف) لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت گزار ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور (دشمن کے) لشکروں کو تنہا شکست دی۔

واپس آنے کے بعد گھر جانے سے پہلے مسجد جا

کر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کریں۔
(ابوداؤد)

جب گھر میں داخل ہوں تو یہ دعاء پڑھیں:

تَوْبًا تَوْباً لِرَبِنَا أَوْبًا لَايُغَادِرُ عَلَيْنَا حوباً.

(کنز العمال)

توبہ ہے، توبہ ہے اپنے رب کی طرف ایسا رجوع ہے
کہ جو ہم پر کوئی گناہ باقی نہ چھوڑے۔

حج سے واپسی پر حاجی کو دی جانے والی دعائیں

قَبِلَ اللّٰهُ حَجَّكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَأَخْلَفَ نَفَقَتَكَ. (الاذكار النووية للنووى)

اللہ آپ کا حج قبول فرمائے اور آپ کے گناہوں کو
معاف فرمائے اور آپ کے خرچ کا بدلہ عطا فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ.

(الاذكار النووية للنووى)

یا اللہ! حاجی کی مغفرت فرما اور جس کے لیے حاجی نے مغفرت مانگی اس کی بھی مغفرت فرما۔

حواشی

نمبر شمار	کتاب کا نام	نمبر شمار	کتاب کا نام
1	ترمذی	2	ترمذی وابوداؤد
3	بخاری ومسلم	4	سورہ طلاق
5	بخاری	6	ابوداؤد
7	ابن ابی شیبہ	8	بخاری ومسلم
9	ابن ابی شیبہ	10	مسلم
11	ابوداؤد	12	ابن عساکرفی تخریجہ
13	ابن عساکرفی تخریجہ	14	ترمذی
15	دارقطنی	16	ابن ابی شیبہ
17	مؤطامالک	18	ابن ابی شیبہ

19	الآثار لمحمد	20	بخاری ومسلم
21	مؤطامالک	22	بخاری ومسلم
23	مؤطامالک	24	دارقطنی
25	مؤطامالک	26	احمد
27	بخاری ومؤطامالک	28	مؤطامالک
29	سورۂ بقرہ 196	30	مؤطامالک
31	ابن ابی شیبہ	32	ابن ابی شیبہ
33	الآثار لمحمد	34	سورۂ مائدہ 95
35	سورۂ مائدہ 95	36	بخاری
37	ابن ابی شیبہ وموطامالک	38	بخاری ومسلم
39	بخاری ومسلم	40	مسلم واحمد
41	بخاری ومسلم	42	بخاری ومسلم
43	بخاری ومسلم	44	بخاری ومسلم

45	بخاری ومسلم	46	ابن ابی شیبہ وطحاوی
47	موطا محمد	48	بخاری ومسلم
49	ابن ابی شیبہ	50	بخاری ومسلم
51	احمد وابوداؤد	52	بخاری
53	بخاری	54	بخاری ومسلم
55	بخاری ومسلم	56	بخاری
57	حاکم	58	مسلم ونسائی
59	مسلم	60	بیہقی وطبرانی
61	مسلم	62	ترمذی ونسائی
63	ابن ابی شیبہ	64	احمد وابوداؤد
65	ترمذی ونسائی	66	ترمذی ونسائی
67	بخاری	68	مصنف عبدالرزاق
69	ترمذی	70	مسلم

71	دارقطنی	72	مسلم
73	حاکم	74	بخاری ومسلم
75	ترمذی	76	بخاری ومسلم
77	بخاری واحمد	78	مسلم واحمد
79	مسلم وبخاری وابن ابی شیبہ	80	سعید بن منصور
81	ابن ابی شیبہ	82	مسلم
83	ابن ابی شیبہ	84	بخاری
85	ابن ابی شیبہ	86	مسلم
87	سعید بن منصور	88	ابن ابی شیبہ
89	مسلم	90	مسلم
91	دارقطنی	92	مسلم
93	احمد،ابن ماجہ،ابن حبان	94	بخاری ومسلم
95	بخاری	96	ترمذی

97	ابن ابی شیبہ	98	بخاری ومسلم
99	مسلم وترمذی	100	الأ ثار لمحمد
101	حاکم وبیھقی	102	ابوداوٗد
103	بخاری	104	مسلم
105	مسلم	106	احمد
107	بخاری، مسلم، ابوداوٗد	108	طبرانی
109	مسلم	110	احمد
111	ترمذی، احمد، مسند ابی حنیفۃ	112	حاکم
113	بخاری ومسلم	114	بخاری ومسلم
115	بخاری ومسلم	116	بخاری ومسلم
117	ابن ابی شیبہ	118	احمد
119	بخاری	120	مسلم

121	مسلم	122	بخاری
123	احمد ونسائی	124	بخاری ومسلم
125	ابوداؤد	126	مسلم
127	بیہقی	128	بیہقی
129	مسلم	130	بخاری
131	مسلم	132	بخاری
133	ابن ابی شیبہ	134	مسلم
135	ابن ابی شیبہ	136	ابن ابی شیبہ
137	ابن ابی شیبہ	138	بخاری
139	مسلم	140	سورۃ بقرہ:196
141	سورۂ بقرہ196، مسلم	142	سورۃ بقرہ:196
143	سورۃ بقرہ:196	144	مسند احمد
145	بخاری ومسلم	146	ابوداؤد

147	طحاوی وابن ابی شیبہ	148	مسند احمد
149	مسلم	150	ابن ابی شیبہ
151	ابن ابی شیبہ	152	بخاری ومسلم
153	مسلم واحمد	154	سعید بن منصور
155	مسلم	156	احمد
157	ابوداؤد	158	مسلم وموطا محمد
159	بخاری	160	مسلم
161	بخاری	162	بخاری ومسلم
163	موطا محمد ومسند شافعی	164	ابن ابی شیبہ
165	مسلم	166	حاکم
167	بخاری ومسلم	168	بخاری ومسلم
169	نسائی	170	سورۂ بقرہ:196

تفصیل کے لیے دیکھئے ہمارا مقالہ ''کیا منیٰ مکہ مکرمہ کا حصہ ہے؟'' از فقہی مضامین	172	مسلم	171
سورۃ طلاق:1	174	بخاری ومسلم	173
بخاری	176	بخاری	175
دار قطنی	178	دار قطنی وابوداؤد	177
بخاری	180	دار قطنی	179
بخاری ومسلم	182	ابوداؤد	181
بیہقی وموطا	184	بخاری ومسلم	183
بخاری	186	مسند احمد	185
بخاری ومسلم	188	بخاری ومسلم	187
احمد ومسلم	190	موطا مالک	189
ابن ماجہ واحمد	192	احمد	191

193	المغنی	194	ابن ابی شیبہ
195	ابن ابی شیبہ	196	ابن ابی شیبہ
197	تفصیل کے لیے دیکھئے ہماری کتاب ''مسنون حج وعمرہ''مفصل	198	ابن ابی شیبہ
199	مؤطامالک	200	ابن ابی شیبہ
201	ابن ابی شیبہ	202	بخاری
203	ابن ابی شیبہ	204	ابن ابی شیبہ
205	بخاری	206	ابن ابی شیبہ
207	احمد،نسائی، بخاری	208	احمد،نسائی
209	احمدنسائی	210	احمد،نسائی
211	بخاری	212	بحاری
213	بخاری	214	ابوداؤد

215	ابوداؤد احمد	116	بیہقی وابوداؤد
217		118	دارقطنی وبیہقی
219		120	بخاری
221	طحاوی	122	ترمذی
223	الآثار لمحمد	124	بخاری وتاریخ مکہ

جامعہ دار التقویٰ

مختصر تاریخ

بانی و مؤسس:

حاجی گلزار احمد صاحبؒ (تبلیغی مرکز رائے ونڈ)

سرپرست:

حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

حضرت مولانا احسان الحق صاحب دامت برکاتہم

(تبلیغی مرکز رائے ونڈ)

1967ء میں قائم ہونے والا حفظ کا ایک چھوٹا سا مدرسہ آج اٹھارہ (18) پر شاخوں مشتمل ملک کے بڑے جامعات میں سے ایک شمار ہوتا ہے۔ جہاں فی الوقت 3000 سے زائد رہائشی و غیر رہائشی طلباء و طالبات ناظرہ قرآن پاک سے لے کر افتاء تک مختلف دینی علوم میں 200 سے زائد اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیئے ہوئے ہیں۔

فارغ التحصیل طلباء و طالبات کی ایک بڑی تعداد مختلف اداروں میں اہم دینی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

جامعہ میں درس و تدریس، تصنیف و تالیف، نشر و

اشاعت اور دارالافتاء سمیت متعدد شعبہ جات فعال ہیں۔ ان شاء اللہ جلد ہی عامۃ الناس کی سہولت کے لیے واٹس ایپ سمیت سوشل میڈیا کی دیگر سہولیات بھی دستیاب ہوں گی۔ جہاں سے لوگ بآسانی اپنے مسائل کے شرعی حل کے لیے رابطہ کرسکیں گے۔

جامعہ کی عند اللہ مقبولیت کی ایک علامت یہ ہے کہ جامعہ کو لاہور شہر کے اکثر مشائخ عظام کی نہ صرف سرپرستی حاصل ہے بلکہ متعدد مشائخ کرام تشریف لاکر طلباء کو سبق پڑھاتے ہیں۔

چند مشائخ کرام کے اسماء گرامی

- حضرت مولانا عبدالقیوم نیازی صاحب دامت برکاتہم

- حضرت مولانا نعیم الدین صاحب دامت برکاتہم
- حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم
- حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب دامت برکاتہم

جامعہ میں تشریف لانے والے دیگر علماء کرام

- حضرت مولانا احمد لاٹ صاحب (تبلیغی مرکز نظام الدین)
- حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم
- حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب دامت برکاتہم
- حضرت مولانا قاری حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم

الحمد للہ جامعہ اپنے شورائی نظام کی خصوصیت کی وجہ سے نہ صرف دیگر اداروں سے ممتاز ہے بلکہ ان کے لیے اسوہ ونمونہ بھی ہے۔

آپ کی دعاؤں وآراء کے متمنی

اراکین شوریٰ جامعہ دار التقویٰ

مولوی اویس احمد	مولوی عامر رشید
مولوی محمد عثمان	مولوی جمیل الرحمٰن

برائے رابطہ

مرکزی دفتر جامع مسجد الہلال چوبرجی پارک لاہور

فون:00 92 42 37414665

www.darultaqwa.org

فہم دین کورس

دین کا علم سیکھے بغیر 24 گھنٹے کی زندگی دین کے مطابق گزارنا ممکن نہیں۔لہٰذا مختصر وقت میں دین کا صحیح علم وفہم سیکھنے کے لیے فہم دین کورس آپ کی اہم ضرورت ہے۔

تفسیر فہم قرآن — فہم حدیث

اسلامی عقائد — اصول دین

مسائل بہشتی زیور

آپ یہ کورس ایک گھنٹہ روزانہ دے کر 1½ سال میں باآسانی مکمل کر سکتے ہیں۔

برائے رابطہ جامعہ دار التقویٰ

تعارف مؤلف

نام: عبدالواحد

سن ولادت: 1950

تعلیمی کوائف:

ایم بی بی ایس۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور (1973ء)

فاضل:

جامعہ مدنیہ لاہور، وفاق المدارس العربیہ (1983ء)

تخصص فی الافتاء:

جامعہ مدنیہ لاہور

چند اساتذہ کرام:

- حضرت مولانا سید حامد میاں صاحبؒ

خلیفہ حضرت مولانا محمد میاں صاحبؒ وفاضل دیوبند

- حضرت مولانا مفتی عبدالحمید صاحب سیتاپوریؒ فاضل دیوبند
- حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی صاحبؒ فاضل ندوۃ العلماء
- فخر اہل سنت حضرت مولانا قاری عبدالرشید صاحبؒ

بیعت وارادت:

- حضرت مولانا سید حامد میاں صاحبؒ
مجاز حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ
- حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحبؒ
مجاز حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری نوراللہ مرقدہ

تدریس وافتاء:

- جامعہ مدنیہ لاہور
- جامعہ دارالتقویٰ لاہور

عمرہ پر ایک اجمالی نظر

1- عمرہ کا احرام باندھیں
2- بیت اللہ کے سات چکروں پر مشتمل طواف کریں
3- صفا و مروہ کے درمیان سعی کریں
4- سر کے بال منڈوائیں یا کتروائیں

حج پر ایک اجمالی نظر

1- 8 تاریخ کو حج کا احرام باندھیں
2- 8 تاریخ کو منیٰ جائیں
3- 9 تاریخ کو صبح کے وقت عرفات جائیں
4- 9 تاریخ کو غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ جائیں
5- 10 تاریخ کو کنکریاں ماریں اور قربانی کریں
6- 13,12,11 تاریخ کو کنکریاں ماریں
7- 10 تاریخ سے 12 کے درمیان طواف زیارت کریں
8- اپنے گھر واپسی سے پہلے طواف وداع کریں

اسلامی اقدار کے فروغ اور امت مسلمہ کی فکری
راہنمائی کے لیے مطالعہ کیجئے

علمی، ادبی اور تاریخی مضامین پر مشتمل بہترین ماہنامہ
لگوانے کے لیے رابطہ کریں
042-35967905
monthlydarultaqwa@gmail.com